Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 | شمارہ: 6-7

ہفت روزہ

بدر

قادیان

مصلح موعود نمبر

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

14/21 ذیقعدہ 1421 ہجری 8/15 تبلیغ 1380 ہش 8/15 فروری 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 فروری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو بدظنی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ

پیشگوئی مصلح موعود

تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا

اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا

مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عَزَّ وَجَلَّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔

مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

''تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے''

آج سے قریباً 115 سال قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے مسیح و مہدی علیہ السلام کو الہاماً بشارت دیتے ہوئے ایک عظیم الشان فرزند کی خوشخبری عطا فرمائی، جس کی بہت سی دوسری صفات کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی خاص اہمیت رکھتی تھی کہ اس موعود فرند کے ذریعے ایسے اسباب کئے جائیں گے کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وجود ایسا ہی بابرکت وجود ثابت ہوا۔ آپ کو بچپن سے ہی یہ خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عظمت دنیا بھر میں پھیلے اور لوگ اسے قبول کریں آپ کی 75 سالہ زندگی اور ۵۱ سالہ دور خلافت اس کا بین ثبوت ہے آپ کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ دنیا اپنے خالق و مالک حقیقی سے مل جائے یہی آپ کی دن رات کی سوچ تھی یہی آپ کے ارادے تھے اور اس کے گرد آپ کی قوت عمل گھومتی تھی۔ آپ کی نظم و نثر آپ کی تقریر و تحریر کا یہی لب لباب تھا کبھی آپ لوگوں کو قرآن مجید کے حقائق و علوم سے باخبر کر رہے ہیں تو کبھی آنحضرت ﷺ کی حقانیت و صداقت کا اظہار کہیں اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پیش کر رہے ہیں اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

ان اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی حقانیت و صداقت کو پھیلانے کا کس قدر جوش و جذبہ آپ میں پایا جاتا تھا اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی کے لئے آپ آمادہ رہتے تھے۔ دشمنان احمدیت و اسلام کی مخالفتوں اور سختیوں پر اپنے ماننے والوں کو صبر کی تلقین، اور خدا پر فیصلہ چھوڑتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی عظمت، اپنے حق پر ہونے کا یقین بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھائی یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائے گا
حق پہ ہم ہیں یا کہ یہ حساد ہیں جھگڑا ہے کیا
فیصلہ اس بات کا روز جزا ہو جائے گا
تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زماں
حق کے پیاسوں کیلئے آب بقا ہو جائے گا

آپ نے کفر و ضلالت مٹانے اور حق و صداقت پھیلانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ایک طرف مبلغین و معلمین تیار کئے تو دوسری طرف مساجد و مشن ہاؤسز بنائے اور جہاں خود تفاسیر قرآن لکھیں وہاں دیگر لٹریچر اور اخبار و رسالہ جات تعلیم و تربیت کیلئے جاری کرائے آپ کی ایک خاص بات جو دنیا کو حق کی جانب آج بھی نمایاں طور پر بلاتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو بہت عرصہ پہلے بتادی تھی اور جو لفظاً لفظاً پوری ہوئی اسکا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دین مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام رب رحیم و رحماں ببانگ بالا سنائیں گے ہم

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے لندن میں ایک مسجد فضل ۱۹۲۴ء میں بنائی گئی اور اس مسجد سے نہ صرف اہل شہر کو بلکہ آج پوری دنیا کو ایک بلند اور اونچی آواز سے (بذریعہ سیٹلائٹ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) حق کی جانب بلایا جارہا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ پہلے ہی بتادیا تھا کہ پوری دنیا کو حق کی جانب بلندی سے آنے والی آواز کے ذریعہ اس مسجد سے بلایا جائے گا۔

جبکہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی نہ صرف کارہائے نمایاں سرانجام دیئے بلکہ آپ کے کارنامے آپ کی وفات کے بعد اور قیامت تک حق و صداق کو آشکار کرنے کا ذریعہ بنتے رہیں گے آپ کی خواہش تھی کہ خدمت اسلام کا ہر کام میرے ذریعہ اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سرانجام پائے۔

کبھی آپ یہ سوچتے تھے کہ کس طرح افراد سے گھروں میں گھروں سے محلوں محلوں سے دیہاتوں اور شہروں وہاں سے صوبوں اور ملکوں اور بالآخر ساری دنیا پر آپ کا پیغام پھیل جائے۔

کبھی آپ یہ اندازے لگاتے کہ کس طرح ایک فرد سے دو دو سے چار چار سے آٹھ آٹھ سے سولہ اسی طرح کرتے کرتے ساری دنیا ہی آپ کے پیغام کو مان کر خدائے واحد و یگانہ کے حضور جھک جائے۔

باقی صفحہ (19) پر ملاحظہ فرمائیں

پھر اس کے مینار پر سے دُنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام رب رحیم و رحماں ببانگ بالا سُنائیں گے ہم

مسجد احمدیہ لنڈن کیلئے قطعہ زمین خریدے جانے کے بعد ۹ ستمبر ۱۹۲۰ء کو ایک جلسہ ڈائن کنڈ ڈلہوزی پر قرار پایا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ نظم پڑھ کر حاضرین کو سنائی۔

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جُرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جُھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مارلے گا تو اُس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی اُنہیں آج آرہی ہے
مگر کسی دن تمام دُنیا کو ساتھ اپنے رُلائیں گے ہم

ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تُو نے بھی ہم سے بے رُخی کی پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دُنیا کو تیری اُلفت کا مدّتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مُنہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے اُنہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رہروِ طریقت ثمارِ اُلفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بُوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

ہمیں بھی ہے نسبتِ تلمذ کسی مسیحاؑ نفس سے حاصل
ہوا ہے بے جان گو کہ مُسلم مگر اب اس کو جلائیں گے ہم

مِٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یُونہی ہے خوش دُشمن حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خُدا نے ہے خضرِ رہ بنایا ہمیں طریق محمدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لاکر ملائیں گے ہم

ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکا ہمارے دُشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک اُن کی اُڑائیں گے ہم

مِٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خُدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مَردُم چشمِ یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

وہ شہر جو کُفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دین مسیح نازاں
خُدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دُنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ رب رحیم و رحماں ببانگ بالا سُنائیں گے ہم

خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جو اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی ساری زندگی سے بہتر ہے

اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے دعا کریں کہ جب آخری وقت آئے تو نفس مطمئنہ حاصل ہو چکا ہو اور اللہ ہمیں اپنے بندوں میں اور اپنی جنت میں داخل فرمائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء ۲۲؍فتح ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔
اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ . وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ . لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ . هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (سورۃ القدر)

یہ رمضان مبارک کا آخری عشرہ ہے اور اسی عشرہ میں لیلۃ القدر بھی ایک رات آیا کرتی ہے اور وہ رات ایسی ہے کہ ساری زندگی کی راتوں سے بہتر ہے، جسے نصیب ہو جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے کہ کوئی خواب آئے اور خوابیں مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی رات خواب آنا ضروری نہیں ہے۔ دل کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ روح القدس نازل ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اسی نسبت سے مَیں نے آج لیلۃ القدر کے متعلق بعض روایتیں اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات رکھے ہوئے ہیں۔

اس کا عام لفظوں میں سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا ترجمہ ہے۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے انسان کی ساری زندگی کے لئے ایک تمثیل کے طور پر پیش ہوا ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے ہر معاملہ میں سلام ہے۔ ہر معاملہ میں بکثرت نازل ہوتے ہیں اور ہر معاملہ میں سلامتی ہے۔ یہ دونوں معنے اپنی جگہ درست ہیں۔ یہ (سلسلہ) طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

اب فجر سے کیا مراد ہے اور لیلۃ القدر کی خاص طور پر کیا چیز انسان کے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کبائر سے بچنے والے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)۔

تو بعض لوگ جمعۃ الوداع میں کثرت سے آتے ہیں اور ایسے بھی آتے ہیں جنہوں نے کبھی ساری عمر نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک نماز جمعۃ الوداع کی ساری عمر کی نمازوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں کبائر سے بچے۔ پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ پس یہ ساری نیکیاں وہ ہیں جو مسلسل ایک سال کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عبادت میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف)۔

یہ کوشش دو طرح سے تھی ایک تو لیلۃ القدر کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نمازوں میں بہت زیادہ احسان کا سلوک کرتے تھے اور اس طرح نمازیں پڑھتے تھے جیسے سامنے اللہ کھڑا ہوا ہو جسے دیکھ رہے ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ کثرت سے صدقات عطا فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ عام دنوں میں بھی آنحضور ﷺ بے حد خیرات کرنے والے تھے مگر رمضان مبارک میں یوں لگتا تھا جیسے جھکڑ چل گیا ہو۔ بے انتہا خیرات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے، اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بیدار فرماتے۔

(بخاری۔ کتاب فضل لیلۃ القدر)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات "لیلۃ القدر" ہے تو مَیں اس میں کیا دعا مانگوں؟۔ آپؐ نے فرمایا: تم یوں دعا کرنا: اے میرے خدا تُو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے، "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" پس مجھے بخش دے، میرے گناہ معاف فرما دے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے اُسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسبِ حال ہے۔ تب رُوح القدس تو اس مجدّد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتباء اور اصطفاء کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں کو پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے"۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

ان نصائح کے بعد آج لیلۃ القدر کے زمانہ میں جو خاص طور پر لیلۃ القدر کے دکھانے کا

آخری عشرہ ہے اس میں مَیں آپ کو ایک قرآن کریم کی خوشخبری کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جس کو مَیں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے اور ہمیشہ قرآن کی اس آیت کی زبان میں مَیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد در اولاد کے لئے مسلسل دعا کرتا رہتا ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اس کو اپنائیں اور میرے لئے بھی یہی دعا کریں جو دراصل انجام بخیر کی دعا ہے۔ کیونکہ انسان کا تو پتہ نہیں کس وقت کون نکل جائے۔ کسی کی بیوی پہلے فوت ہو جاتی ہے کسی کا خاوند پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ موت تو بہرحال مقدر ہے بعض بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں اس کی حکمتیں بھی قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔

یعنی لیلۃ القدر کے آخری دنوں میں جو مَیں تحفہ آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ دعا ہے قرآن کریم کی، ایک خوشخبری ہے۔ ﴿یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾۔ ﴿یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ جس سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئی۔ ﴿اُدْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ﴾۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا ﴿وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ جو دعا ہے قرآن کریم میں یہ ایک خوشخبری ہے نیک بندوں کے لئے کہ ان کی روح آخر پہ جب نکلے گی تو اللہ تعالیٰ یہ خطاب فرما رہا ہوگا۔ بعض لوگوں کی روح تو ایسے نکلے گی جسے شیطان نے اپنا لیا ہو اس کے نکلنے کا اور قصہ جو بڑا بھیانک ہے بیان ہوا ہے۔ لیکن یہ خدا کے ان بندوں کی روح نکلنے کا معاملہ ہے جنہیں آخری وقت میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دیتا ہے۔ پس اگر کوئی بچہ پہلے فوت ہو جائے، بیوی یا خاوند جو بھی ہو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہی آج کا میرا آخری تحفہ ہے ﴿یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ ﴿رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اب اس آیت کریمہ میں ایک بہت ہی لطیف بات یہ بیان ہوئی ہے کہ روح کو نہ مؤنث قرار دیا ہے اور نہ مذکر۔ پس لوگوں نے جو فرضی جنت کا تصور بنایا ہوا ہے یعنی مذکر بھی ہونگے بعض مؤنثیں بھی ہونگی لیکن یہ تمثیلات ہیں۔ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات خوب کھل جائے گی۔ اَیَّتُهَا عورت کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ پس روح کو خطاب عورت کا کیا ہے اور بعد میں اسے مذکر ظاہر کیا ہے۔ پس یہ ایسی تشریحات ہیں کہ بیان کئے بغیر آپ کو پوری بات سمجھ نہیں آئے گی۔ ﴿یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ یا روح۔ ﴿ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ اپنے رب کی طرف آجا کہ تو راضی ہے اپنے رب سے اللہ تجھ سے راضی ہے۔ ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ﴾ اب یہ عِبَاد کا لفظ تو مردانہ ہے۔ یہاں اس روح کو جس کو پہلے مؤنث کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے اس کو ایک مرد کے طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ تو میری درخواست یہ ہے کہ اپنے لئے بھی، اپنی اولادوں کے لئے بھی، پہلے گزرنے والوں کے لئے، آئندہ آنے والوں کے لئے سب کے لئے یہ دعا خاص طور پر مدنظر رکھا کریں۔ اور اس عاجز کے لئے آپ بھی یہی دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی جنت میں داخل فرمائے۔

لمبا عرصہ خدمات دینیہ سرانجام دینے والے مخلص اور فدائی مربی سلسلہ
محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب وفات پاگئے
انا للہ وانا الیہ راجعون

بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدیمی، مخلص اور لمبا عرصہ خدمات بجالانے والے مربی سلسلہ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مورخہ ۷ر جنوری ۲۰۰۱ء بروز اتوار، رات گیارہ بجے بعمر ۷۹ سال لاہور میں انتقال فرما گئے۔

۸ر جنوری صبح چار بجے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا موصوف کو کافی عرصہ سے دل کی تکلیف تھی۔ اس سے پہلے دل کے دو حملے ہو چکے تھے۔ اپنے نواسے کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں اچانک دل کا تیسرا حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کئی شعبہ جات میں ایک لمبا عرصہ تک خدمات بجالاتے رہے۔ آپ ۲۵ر ستمبر ۱۹۲۲ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب نے ۱۹۱۶ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعہ واقفین قادیان اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور پھر بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ آپ کی پہلی تقرری بطور مبلغ گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) میں ہوئی جہاں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک رہے۔ پھر چار سال تک دفتر تبشیر ربوہ میں کام کیا۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۷۰ء تین سال بطور مربی اور آٹھ سال بطور امیر و مشنری انچارج غانا خدمات سرانجام دیں۔ نیز ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء بطور زونل انچارج مربی افریقہ زون خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۲ء حدیقۃ المبشرین کے پہلے سیکرٹری رہے۔ ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۵ء دوبارہ غانا میں امیر و مربی انچارج کے فرائض انجام دئے۔ ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۷ء سیکرٹری مجلس نصرت جہاں رہے۔ ۳۱ر اگست ۱۹۷۷ء کو واشنگٹن تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۰ء بطور مربی ویسٹ کوسٹ امریکہ کام کیا۔ ۱۹۸۱ء تا دسمبر ۱۹۸۳ء بطور مربی انچارج امریکہ کے خدمات سرانجام دیں۔ اپریل ۱۹۸۴ء تا اگست ۱۹۸۵ء وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور اگست ۱۹۸۵ء تا دسمبر ۱۹۸۵ء بطور قائم مقام پرنسپل کے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو جرمنی میں بھی بطور مربی انچارج لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ ۱۹۹۸ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ریٹائر ہو گئے۔

آپ نہایت جید عالم، پرجوش مقرر اور بہترین مصنف تھے۔ آپ کو ایشیا، افریقہ، امریکہ اور یورپ یعنی چار براعظموں میں بھرپور خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جہاں بھی گئے اور جس ملک میں رہے وہاں کے حالات کے مطابق قلمی جہاد میں بھی حصہ لیا۔ آپ کی خدمات کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کو داد تحسین سے نوازا جو آپ کے لئے یقیناً ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

بدر خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی
خَیر الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 2370509

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185.236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

تم ہم سے دشمنی نہیں رکھتے مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے ہیں اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور اس حالت میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں اور ہمیں یہ ظالم کبھی بھی غیر مسلم نہ بنا سکیں

تخت ہزارہ (پاکستان) میں ہونے والے واقعہ شہادت کا دلگداز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ جنوری ۲۰۰۱ء

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المائدہ کی آیت ۶۰ اور ۶۱ کی تلاوت کی اور سادہ ترجمہ بیان فرمایا۔ پھر اسی تعلق میں آپ نے چند احادیث کا تذکرہ فرمایا۔

چنانچہ پہلی حدیث بخاری کتاب العلم سے بیان فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جاکر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے اور خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ایک دوسری حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی آپ نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں تو بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی سب مخلوں میں سے بدترین مخلوق ہونگے ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔

ایک حدیث حضور پُر نور نے ''اُسُدُ الغابۃ'' سے یہ بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بھی بات انہیں بجھائی نہیں دے گی صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ علم کس طرح ختم ہو سکتا ہے جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور آگے ہم اپنی اولادوں کو اُسے پڑھائیں گے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن مجید کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کی روشنی میں ان احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ فی زمانہ وہ عالم جو کہ فی الحقیقت خدا سے ڈرتے رہتے ہیں اور خدا کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہیں وہ اس دنیا سے اُٹھ چکے ہیں اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جو سور اور بندر کہا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حقیقتاً سؤر اور بندر بن گئے تھے۔ بلکہ سؤروں اور بندروں والی صفات ان میں ہونگی۔ حضور پُر نور نے ایک حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی نیت سے جائیں گے تو انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے حضور نے فرمایا کہ یہاں ''کی طرح'' کے ساتھ بات واضح فرمادی کہ وہ سچ مچ کے سؤر اور بندر نہیں بنے ہونگے بلکہ سؤروں والی صفات ان کے اندر ہونگی۔ بندروں کی طرح نقالی کریں گے اور قرآن ان کے دل کے اندر داخل نہیں ہوگا۔

اس کے بعد حضور نے ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ کی مسجد واقع تخت ہزارہ (پاکستان) میں مخالفین کے حملہ کے نتیجہ میں نہایت بے دردی سے قتل کئے جانے والے احمدی شہداء کے واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑا ہی جاہل اور بڑا ہی جھوٹا ہے مولوی جو کہتا ہے کہ اس میں قادیانیوں کی شرارت تھی۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت کے نتیجہ میں کثرت سے احمدی بچے ہوئے ہیں لیکن جوان بدبختوں کے قابو آجاتے ہیں ان کے ساتھ بہت ہی ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ فرمایا آج سے پہلے کبھی احمدیوں پر اتنے مظالم نہیں ہوئے جتنے کہ اب جنرل صاحب کے وقت میں ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ زبان سے کچھ کہتے ہیں کرتے کچھ اور ہیں۔ فرمایا اقتصادیات ڈکٹیٹر کے کہنے سے نہیں چلا کرتی اقتصادیات پر جبر کرنا اقتصادیات کا بیڑا غرق کرنے والی بات ہے اور اس وقت پاکستان کا یہی حال ہے اقتصادی لحاظ سے پاکستان اتنا غریب کبھی بھی نہیں ہوا جتنا اب ہو چکا ہے فرمایا جہاں تجارت نہیں پنپ سکتی وہاں پھر غربت ہی پنپے گی۔ فرمایا ہم جو دُعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُم تسحِیقًا۔ اپنے ملک کی ہمدردی میں کرتے ہیں۔ اگر ان کے بڑے بڑے شریر نہ پکڑے جائیں اور نہ مارے جائیں تو ملک کا تو بہت بُرا حال ہے اور بھی زیادہ ہوگا۔

حضور نے تخت ہزارہ کا واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح پانچ احمدیوں کو نہایت بے دردی اور سفاکی کے ساتھ شہید کیا گیا اور پھر پاکستان میں احمدیوں کے خلاف روزمرہ کی اشتعال انگیزیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دُعا بیان فرمائی ''یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِی وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِی وَانْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ فرمایا مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا میں نرمی ہے کہ جو کافروں میں شریر ہیں اُن کو اُٹھالے تاکہ ملک بچ جائے۔ حضور پُر نور نے آخر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک دُعا بیان فرمائی اور فرمایا کہ احمدیوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہے اور وہ دُعا یہ ہے وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا کہ تم ہم سے انتقام نہیں لیتے، دشمنی نہیں رکھتے مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے ہیں۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۔ کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور اس حالت میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں۔ اور ہمیں یہ ظالم کبھی بھی غیر مسلم نہ بنا سکیں۔ ☆☆☆

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کا امین جانیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے حوالہ سے احباب جماعت کو زریں نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ فروری ۲۰۰۱

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے سورہ نور کی آیات ۲۵ اور ۲۶ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ آج کے خطبے کا موضوع اخلاق حسنہ ہے فرمایا بد اخلاق شخص کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تنبیہ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس کے بعد حضور پُر نور نے احادیث مبارکہ بیان فرمائیں۔

پہلی حدیث حضور پُر نور نے یہ بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو سب اعضاء زبان کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کر کیونکہ ہم تیرے ہی تابع ہیں اگر تو درست رہی تو ہم بھی درست رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث حضور پُر نور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابی نے عرض کیا کہ ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑلوں آپ نے فرمایا تو کہہ رَبِّی اللّٰہُ۔ یعنی میرا رب اللہ ہے۔ حضور پُر نور نے وضاحت فرمائی کہ بظاہر تو یہ کہنا بہت آسان ہے کہ

باقی صفحہ (20) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

(از مکرم حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ و نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

حضرت مصلح موعودؓ کا وجود امتِ محمدیہ پر خدا کا فضل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی ایسے وقت میں کی جبکہ تیرھویں صدی ھجری ختم ہونے کو تھی۔ ضلالت و ظلمت کا دور دورہ تھا ہر طرف سے اسلام پر شدید حملے ہو رہے تھے خاص طور پر ہندو، عیسائی، برہمو سماج، آریہ سماج اپنی مساعی میں امید کی کرن دیکھ رہے تھے۔ اور ان کو امید تھی کہ وہ صفحہ ارض سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ چونکہ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ارتداد کی راہ اختیار کر چکے تھے۔ دوسری طرف مسلمان مایوس و ناامیدی کا شکار ہو رہے تھے۔ ایمان دلوں سے اٹھ چکا تھا۔ اسلام برائے نام اور قرآن مھجور و متروک ہو چکا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کا مدلل جواب براھین احمدیہ کے ذریعہ مخالفین کے سامنے پیش کیا۔ تو یکلخت معاندین اسلام نے خطرہ محسوس کیا۔ اور اپنی امیدوں کے پورے ہونے میں اس کتاب کو رکاوٹ خیال کیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان کے طلب کرنے میں اصرار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۱ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور کا سفر اختیار فرمایا۔ اور دوسرے دن وہاں پہنچ کر آپ نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے مکان میں چالیس روز تک تنہائی میں چلہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے آپکی دعاؤں کو قبول کیا اور آپکو ایک عظیم الشان خارق عادت نشان دیا۔ جس کی بناء پر آپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کیا۔ اور پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تولد ہوئے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اعلیٰ شخصیت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر کیا ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ آپ ان اہم شخصیات میں سے ہیں جن کی تمام تر زندگی خدا تعالیٰ کی رہنمائی اور وحی و الہامات کی روشنی میں گزری۔ آپکی سیرت اور آپکا ہر کام تاریخ اسلام کا ایک زریں باب ہے۔ مؤمنین کے لئے مشعل راہ اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ آپکی سیرت پر جس قدر کتب تحریر کی جائیں گی وہ ساری سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تشریح و تفسیر ہی ہوں گی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی میں پیشگوئی کا ہر لفظ پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کی تفصیل کسی قدر آپکے سامنے پیش کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔

مطہرؔ وحی میں حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر

اسلام کی خدمت اور اشاعت قرآن کریم کی جو بے انتہا تڑپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں موجزن تھی اور اس بناء پر خدا تعالیٰ رب عزوجل نے اعلائے کلمۃ اللہ کا جو عظیم الشان کام آپکے سپرد کیا تھا۔ اور اس کام کی ابتداء آپنے اپنے مقدس ہاتھوں سے فرمائی۔ تو آپ کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ آپ کی ذریت میں سے بھی کوئی ایسا بابرکت صالح فرزند ہو جو اس عظیم خدمت کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرے۔ اور روحانی لحاظ سے بھی آپ کا کامل ظل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی تضرعات اور دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان بیٹے کی الہاماً بشارت دی (یہ پیشگوئی بدر کے صفحہ اول پر شائع ہو چکی ہے۔ ایڈیٹر)

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں مصلح موعودؓ کا ذکر بطور ان کی زندگی کے خلاصہ کے بیان ہوا ہے۔ آپکی زندگی میں اس پیشگوئی کا ہر لفظ مکمل شکل میں پورا ہوا ہے۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے یہ ظاہر ہوا کہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔

پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد

اللہ تعالیٰ نے اس موعود لڑکے کی پیدائش کی میعاد بھی بتا دی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء کے ایک اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''ابھی تک جو ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ نہیں پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔''

اس موعود لڑکے کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اشتہار میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ''اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔''

اس اعلان کے بعد مخالفین نے شور کرنا شروع کر دیا جیسا کہ معاندین انبیاء اور طاغوتی لشکروں کی عادت ہے۔ انہوں نے یہ نکتہ چینی کی کہ پسر موعود کی ولادت کے لئے نو برس کی جو میعاد مقرر کی گئی ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں تو ضرور کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ مدت میں بڑی گنجائش ہے۔ منشی اندرمن مراد آبادی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اور اس میعاد کا استہزاء کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام نے یہاں تک لکھا کہ۔

''لڑکے کا اور آپ کا تین سال کے اندر اندر خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔''

''لڑکا کیا اس عرصہ میں آپ کے گھر میں کوئی چوہیا بھی بچہ نہ جنے گی۔''

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱-۵۰۲)

معاند احمدیت نے چونکہ تین سال کی مدت مقرر کی۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ اس پسر موعود کو اسی میعاد کے اندر پیدا کرتا۔ اور دشمنان اسلام کے منہ بند کر دیئے جائے۔ چنانچہ خداوند کریم نے ایسا ہی کیا۔ مخالفین کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا:

''واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔..... ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ کہ صرف پیشگوئی ہے''

(اشتہار ۸/اپریل ۱۸۸۶ء)

جب پیشگوئی کے بالکل تین سال کی میعاد کے اندر لڑکے کی ولادت ہوگئی تو اس امر کو لوگوں پر ظاہر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔'' (اشتہار ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء)

یوسف ثانی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہامات میں یوسف کا نام دیا گیا ہے۔ جس سے ان کی بلندی حوصلہ اور ارفع زندگی کا علم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا:

''قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھَالِکِیْنَ۔''

اس الہام الٰہی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''جو کچھ تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ تو اسی طرح یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے۔ یا مر جائے۔''

اسی طرح ایک اور موقع پر یکم فروری ۱۹۰۵ء کو یہ الہام ہوا۔

''انّی لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ کہ اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یقیناً یقیناً یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔

نیز آپ اپنے منظوم کلام میں بھی اس امر کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
کُو بکُو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

ان الہامات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح یوسف علیہ السلام پاک اور خوبصورت حسن و جمال میں بے مثال تھے ایسا ہی حضرت مصلح موعود ہوں گے۔ نیز جس طرح وہاں آپکے بھائیوں نے آپ سے حسد کیا اور مخالفت کی اسی طرح یہاں حضرت مصلح موعودؓ کے روحانی بھائی بھی مخالفت کریں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود کے ساتھ اختلاف کر کے اور آپکی خلافت سے منہ موڑ کر غیر مبائعین جو لاہور چلے گئے بالآخر ناکام ہو گئے۔ اور ان کا نام و نشان نہیں رہا۔ اس نام کے رکھنے میں یہ بھی حکمت تھی کہ بعض بدباطن اور معاندین آپ پر ناپاک الزامات لگائیں گے۔ ان کو سیاہ رو کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے مقدس وحی میں آپکو یوسف قرار دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مسیح سے مشابہ فرزند

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ ظاہر فرمایا کہ آنے والا مصلح موعود مسیح سے مشابہ ہوگا۔ چنانچہ کتاب ازالہ اوہام میں (۴۱۶ تا ۴۱۸) دمشقی حدیث کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر اسے اور ایسی اور حدیثوں کو ظاہر پر بھی محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے۔ جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو... پس اگر فرض کے طور پر بھی تسلیم کر لیں کہ بعض پیشگوئیوں کا اپنی ظاہری صورت پر بھی پورا ہونا ضروری ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تسلیم کر لینا چاہئے کہ وہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی۔ اور ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ان کی تکمیل کرائی جائے گی۔ جو پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے اور نیز آسمانی روح کے لینے کے باعث سے اس عاجز کے وجود کے ہی حکم میں ہوں گے... اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابنِ مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔''

علاوہ ازیں اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مسیح سے مشابہ لڑکے کی خوشخبری آپکو اس وقت عطا ہوئی۔ جبکہ آپ مریمی صفت کے حامل تھے۔ جس کے

آخر میں لکھا ہوا ہے کہ ''خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے'' (تریاق القلوب صفحہ ۳۴ پیشگوئی ۹)

اسی مثیل مسیح فرزند کے متعلق آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جسکو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اتریگا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء'' (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

الغرض مندرجہ بالا پیشگوئیوں سے صریح واضح ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی ذریت میں سے ایک فرزند مثیل مسیح پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت وجود سے پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ دمشق والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حمامۃ البشریٰ میں بھی واضح رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یا اس کا

خلیفہ دمشق میں جائے گا۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ جو کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائے چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۲۴ء میں دمشق تشریف لے گئے۔ شہر دمشق میں سنترال ہوٹل جو مسجد سنقدار کے منارہ کے مشرقی جانب واقع ہے نزول فرما ہوئے۔ نزیل کی مدت کی میعاد احادیث میں تین دن بیان ہوئی ہے۔ آپنے وہاں تین دن قیام فرمایا ہے۔ اس طرح یہ پیشگوئی ظاہری رنگ میں پوری ہوئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لفظ منارہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ دمشق جس میں سب سے پہلے پولوس نے صلیبی عقیدہ کا بیج بویا وہ جگہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ سے منور ہو گی۔ جس وقت حضرت مصلح موعود وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کے اخبارات نے اس بارہ میں خوب اشاعت کی۔ ہر طرف آپکا ہی چرچا ہونے لگا۔ اس طرح برق رفتاری سے احمدیت کا پیغام لوگوں کو ملا۔ اس کے بعد وہاں احمدیہ مسلم مشن ہاؤز کا قیام فرمایا۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو باقاعدہ پہنچانے کے لئے انتظام ہوا۔

دوسری طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اہم اغراض میں سے ایک کسر صلیب ہے۔ اور صلیبی عقیدہ کی بنیاد شہر دمشق میں رکھی گئی۔ اگرچہ کہ بعد میں اس عقیدہ کو زیادہ مقبولیت یورپ میں ہوئی ہے۔ یورپ میں بھی سب سے زیادہ اس سلسلہ میں سرگرم شہر لندن ہے۔ اس شہر کے رہنے والوں نے ہی عیسائی عقیدہ کو اکناف عالم میں پھیلانے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور ہندوستان و ایشیا کے ممالک میں ان کو بڑی حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ ہے اس خصوص کی وجہ سے اس شہر میں بھی باب لدّ میں سے اسلامی فتوحات عظیمہ کے لئے دعائیں کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے۔ اور وہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ اس طرح عیسائیت کے قلب میں کسر صلیب کا اہتمام کیا گیا۔ اور وہاں متعدد خطابات آپؓ نے فرمائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ازالہ اوہام میں ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے لنڈن میں تقریر کی اور سفید پرندے پکڑے۔ اس طرح یہ کشف بھی اپنے ظاہری رنگ میں نہایت آب و

تاب سے پورا ہوا۔ آج بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُسی مسجد سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا آغاز فرما کر مزید شدت کے ساتھ کسر صلیب کا انتظام فرما رہے ہیں۔

محمود احمد نام میں حکمتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشیر اول کی ولادت کے بعد ہی ایک اور لڑکے کی بشارت دی چنانچہ لکھا ہے کہ ''اب قریب مدت میں آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا۔''

(اشتہار دھم جولائی ۱۸۸۶ء)

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کا نام محمود احمد رکھا۔ اور اس طرح یہ اعلان فرمادیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں اب جو لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ اپنے تمام کاموں اور کاروائیوں میں قابل حمد و جود ہوگا۔ نیز محمود کی اضافت احمد کی طرف کرنے سے یہ امر بھی واضح ہوا کہ یہ وہی موعود محمود ہے۔ جس کی ولادت کی خبر سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے ۱۴ سو سال قبل دی تھی۔ کہ یتزوّج ویولدلہ یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ جو کہ اس کے جاری کردہ سلسلہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

فَفِیْ ھٰذَا اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْہِ وَلَدًا صَالِحًا یُشَابِہُ اَبَاہُ وَلَا یَابَاہُ وَیَکُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُکْرَمِیْنَ

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی اس حدیث شریف میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود کو ایک فرزند صالح عطا فرمائے گا۔ اور یہ فرزند صالح اپنے باپ مسیح موعود سے صورت و سیرت میں مشابہ ہوگا۔ اور اس کا منکر نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے عزت یافتہ بندوں میں سے ہوگا۔

محمود کی اضافت احمد کی طرف اس لحاظ سے بھی ہے کہ یہ محمود، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہامات کا مصداق ہوگا۔ یعنی ان کے ذریعہ وہ الہامات پورے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ کئی الہامات سیدنا حضرت مصلح موعود کے بابرکت وجود سے پورے ہو چکے ہیں۔

اس طرح عالم الغیب اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے محمود احمد نام تجویز فرما کر کئی امور کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ بلند کارنامے سرانجام دے گا۔ اکناف عالم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کرے گا۔ وہ غرباء کا ہمدرد ہوگا۔ اور باکمال ہوگا۔ الغرض حضرت مصلح موعود کی سیرت کے تمام پہلو ان کی ولادت سے قبل ہی بیان کر دئے گئے ہیں۔ واللہ حکیم علیم

بشیر ثانی تکمیل رحمت کا موجب ہوگا

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی منجملہ پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی ہے کہ اس موعود فرزند کا نام بشیر ثانی ہوگا چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلاۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے''۔ (سبز اشتہار)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بھی اولاد عطا ہوئی وہ تمام کے تمام بشارات الٰہیہ کے مطابق ہوئی وہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ انہوں نے سلسلہ کی افادیت میں عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں مگر بذات خود اللہ تعالیٰ کا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو بشیر نام عطا کرنا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بشارت کے ماتحت ملنے والی تمام اولاد میں ان کو ایک نمایاں اور ممتاز خدمات کرنے کا موقع ملے گا وہ انسان کی دینی و دنیاوی ترقیات میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام الحمد للہ الذی جعل لک الصھر والنسب کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لائے اور اسی سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے'' (تریاق القلوب صفحہ ۶۴)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کو خلافت ثانیہ کا مقام عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے نمایاں اور عظیم الشان خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشی ہے۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نور کو سب سے زیادہ دنیا میں پھیلایا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی آگاہ فرمایا تھا کہ وہ پسر موعود خلیفہ ہوگا اور رحمت کی تکمیل کا موجب ہوگا چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و عبین وائمہ واولیاء و خلفاء ہیں تا ان کی اقتدا اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں''۔

''دوسری قسم رحمت کی ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کے موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس بھی بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ مایشاء (حاشیہ سبز اشتہار)

خلیفہ اور جانشین ہوگا

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر مبہم الفاظ میں بشارت دے چکا تھا کہ آپ کی اولاد خلیفہ ہوگی اسی بناء پر آپ برملا فرماتے ہیں۔

''یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

ایک موقع پر آپ اپنے مطہر کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمودؐ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کیلئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا کشف میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مسجد کی دیوار پر محمود دکھایا جانا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پسر موعود جواب پیدا ہوگا ایک دن وہ تیرا جانشین ہوگا یعنی جماعت احمدیہ کا امام اور خلیفہ ہوگا چونکہ رؤیا میں مسجد دیکھی جائے تو اس کی تعبیر ایک گروہ اور جماعت ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر ثانی اور محمود کو انزال رحمت کی دوسری قسم کی تکمیل کرنے والا قرار دیا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ظاہری لحاظ سے یہ کشف اس طرح پورا ہوا کہ لندن میں مسجد فضل کی تعمیر کی گئی جسکی قبلہ رو دیوار پر آپ کے قلم سے لکھا ہوا کتبہ آویزاں ہے جس میں آپ کا نام محمود کنداں ہے۔

بشیر اوّل کی وفات کے بعد مخالفوں نے خوشی منائی تو اس وقت پورے اعتماد کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

''تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں ایک دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ بشارت ہے'' دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدہ کا ٹلنا ناممکن ہے یہ عبارت سبز اشتہار کے صفحہ سات کی ہے۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا

نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ غیب کی باتیں ہم صرف اپنے برگزیدہ بندوں پر ظاہر کرتے ہیں اب زرا غور فرمائیں کہ ایک لڑکا فوت ہو جاتا ہے اور مسیح موعودؑ غم میں ہوتے ہیں مگر بڑے ہی یقین و وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ دوسرا بشیر پیدا ہوگا اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل فرمائے گا۔ وہ طویل عمر پائے گا وہ آپکا جانشین اور خلیفہ ہوگا اور فی الواقع بعد میں ایسا ہی ہوتا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ خدا کی جناب سے نہ ہوں اور صادق نہ ہوں۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مکمل ہونے سے آپ کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو پیشگوئی کے معین الفاظ ہیں وہ تمام کے تمام پورے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے مقام و منصب کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں واضح رنگ میں پوری ہوئی ہیں اور کھلی کھلی صراحت کے ساتھ ہوئی ہیں آنحضرت ﷺ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کسی نبی اور رسول کے لئے بھی اتنی پیشگوئیاں واضح رنگ میں پوری نہیں ہوئیں۔ امر واقعہ ہے کہ آپ رحمت خداوندی کے ایک عظیم الشان نشان ہیں موجودہ زمانے کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو خلیفہ مقتداء قرار دیا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ''نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کی عطر سے ممسوح کیا ہے'' کے حقیقی مصداق ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سایہ آپ پر تھا آپ کا وجود ان لوگوں کیلئے ایک کھلی نشانی ہے جو کہ خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے منکر ہیں اور آپ کا وجود ثابت کرتا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہی سیدنا حضرت خاتم الانبیاؐ کے ظِل اور بروز کامل ہیں چنانچہ خدمت اسلام کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو کہ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں.....

غرض اس جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ (منصب خلافت صفحہ۴)

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب ۱۹۱۴ء میں خلافت پر متمکن ہوئے تو سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں ہمہ تن مصروف ہوئے جس کے نتیجہ میں لندن میں امریکہ میں۔ مغربی افریقہ میں اور مصر و فلسطین میں بھی جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہوئے۔ ہندوستان اور منسلکہ ممالک میں بھی تبلیغ کا کام جاری ہوا۔ اور تحریک جدید کے ذریعہ بیرون ہند میں اس طرح بڑی سرعت کے ساتھ احمدیت مضبوط ہوتی چلی گئی ہندوستان میں صوبہ یوپی میں جب ارتداد کی ہوا چلی تو آپ نے مبلغین کو وہاں بھجوایا اور لوگوں کو اسلام سے نہ بھاگنے میں بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ جس کے نتیجہ میں اخبار مشرق گورکھپور نے لکھا کہ۔

''جماعت احمدیہ نے خصوصیت کے ساتھ آریہ خیالات پر بہت بڑی ضرب لگائی ہے اور جماعت احمدیہ جس ایثار اور درد سے تبلیغ و اشاعت اسلام کرتی ہے وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں آتی''۔ (اخبار مشرق ۵ مارچ)

علاوہ ازیں تبلیغی میدان میں آپ کی تصانیف اور آپ کے جاری کردہ اخبارات نے بھی بہت بڑا کردار ادا کیا ہے پانچ ذیلی تنظیموں کے قیام نے احمدی احباب و مستورات کی تربیت میں بہت بڑا کام کیا ہے نظارتوں کے قیام نے سلسلہ کی رفتار کو تیز تر کر دیا ہے۔ آپ نے خلافت کے دوران جن کامیابیوں کو حاصل فرمایا ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسلام اور تمام دنیا کیلئے رحمت اور قدرت کے نشان ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

فخر رسل

آپ کے ان تبلیغی کاموں کی وجہ سے دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو رہی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

مجھے ایک خواب میں مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ زرہ دور آمدہ

مندرجہ بالا پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو فخر رسل قرار دیا ہے آپ نے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جو خدمات سرانجام دیں اس سے آپ فخر رسل ٹھہرے۔ جس طرح چھوٹوں کو اپنے بزرگوں کے کارناموں پر فخر ہوتا ہے اسی طرح بزرگان بھی اپنے چھوٹوں کی خدمات اور کارناموں پر فخر کرتے ہیں اور اعزاز محسوس کرتے ہیں سیدنا مصلح موعودؓ نے جو کام کیا ہے اس سے واقع میں انبیاء و مرسلین آسمان پر فخر محسوس کر رہے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایات و احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تبلیغ اسلام کا جو کام آپ نے جاری رکھا اسے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

کرنال میں ہریانہ کے داعیین الی اللہ کی دوروزہ میٹنگ

صوبہ ہریانہ کے داعین الی اللہ اور صدر صاحبان کی میٹنگ 14-13 جنوری بروز ہفتہ اتوار احمدیہ مشن کرنال میں منعقد ہوئی جس میں 69 جماعتوں کے 250 صدر صاحبان اور داعین الی اللہ نے شرکت فرمائی اس موقع پر پردہ کی رعایت سے لجنہ کی صدران اور نمائندگان بھی موجود تھیں۔ جنہوں نے مفید مشورے دیئے لجنہ کی 25 نمائندگان شریک ہوئیں۔

مرکز سے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور لجنہ کی طرف سے صدر صاحبہ لجنہ بھارت کی نمائندہ کے طور پر محترمہ بشریٰ ظہیر صاحبہ اور محترمہ بشریٰ پاشاہ صاحبہ نے شرکت فرمائی۔

13 جنوری بروز ہفتہ نماز ظہر عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد مکرم منیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہریانہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جو شام ۵ بجے تک جاری رہا۔ ۵ بجے تک مرکز کے مہمانان تشریف لے آئے جن کا استقبال کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء اور کھانا تناول کرنے کے بعد رات ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک داعیین الی اللہ کی میٹنگ زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور دُعا کے بعد اسی سال کے بیعتوں کے ٹارگٹ کی تکمیل کیلئے پانچ زونوں میں بیعتوں کی تقسیم کی گئی۔

۲۔ مرکز میں ۱۵ فروری سے دو ماہ کیلئے لگائی جانے والی الیکٹرانک کلاس کیلئے ہریانہ سے نوجوان بھجوانے بارے مشورہ ہوا۔

۳۔ داعیان الی اللہ کی قادیان میں ماہ مئی کے آخری ہفتہ میں ایک تربیتی کلاس لگا کر مسائل سمجھانے بارہ مشورہ ہوا۔ جس میں طے پایا کہ ہر زون سے کم از کم دس داعی الی اللہ کلاس میں ضرور شامل ہوں گے۔

۴۔ ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں قادیان میں لجنہ و ناصرات کی ایک تربیتی کلاس لگائی جائے گی جس میں ہر زون سے کم از کم پانچ لڑکیوں کو بلایا جائے جن کے ساتھ ایک دو بزرگ عورتیں بھی شامل کی جائیں۔

۵۔ ماہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہریانہ کے پانچ زونوں میں وقف عارضی کا پروگرام بنایا گیا۔

۶۔ مالی قربانی کے تعلق سے نمائندوں کو توجہ دلائی گئی اور انسپکٹر بیت المال کے دورہ میں تعاون کی درخواست کی گئی۔ صوبہ ہریانہ میں اب تک وقفِ جدید کے تین ہزار مجاہدین ہیں اس سال ان کو دوگنا کرنے کا ٹارگٹ ہے۔

یہ امر نہایت خوشکن ہے کہ یہ ہریانہ کی چوتھی صوبائی میٹنگ تھی اور لجنہ کی پہلی میٹنگ۔ لجنہ کا قیام ہریانہ میں گزشتہ سال ہی عمل میں آیا تھا۔ پہلی صوبائی میٹنگ میں ۱۸ افراد تھے دوسری میں ۱۷ تیسری میں ۳۵ اور امسال بفضلہٖ تعالیٰ یہ تعداد ۲۰۰ سے زائد تھی جبکہ لجنہ کی پہلی میٹنگ کی حاضری ۲۵ تھی۔

لجنہ کی نمائندوں نے بھی پردہ کی رعایت سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نہایت قیمتی مشورے دیئے۔

۱۴ جنوری کو صبح تمام نمائندوں نے باجماعت نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ اور درس کے بعد کل کی میٹنگ پر عملی جامہ پہنانے کیلئے پانچوں زونوں کی علیحدہ علیحدہ میٹنگ ہوئی۔ جس کے بعد تمام نمائندگان ناشتہ سے فارغ ہوئے۔

پھر ٹھیک نو بجے مسجد احمدیہ کرنال میں زیر صدارت محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں علی الترتیب۔ دعوت الی اللہ کی اہمیت اور مالی قربانی کی اہمیت پر تقاریر ہوئیں۔ بعد دُعا 11.30 پر اجلاس برخواست ہوا۔ اجلاس کے بعد نمائندگان نے دوپہر کا کھانا تناول کیا اور وہ اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ اس میٹنگ کے لئے خاص طور پر تمام داعیین الی اللہ کیلئے ''داعی الی اللہ'' کے خصوصی بیجز بنا کر سینوں پر آویزاں کئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس میٹنگ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

۱۵ر جنوری کو صبح دس بجے صوبہ ہریانہ کے تمام مبلغین و معلمین کرام کی ایک میٹنگ کی گئی جس میں تمام مبلغین و معلمین کرام کو خاص طور پر درخواست کی گئی کہ دعوت الی اللہ کی اس میٹنگ کے تمام پروگراموں پر بھرپور طور پر عمل کرائیں۔ دوروزہ میٹنگ میں جن خدام نے ڈیوٹیاں دیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(سفیر احمد بھٹی۔ انچارج مبلغ ہریانہ)

بھدرواہ کشمیر میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

احباب جماعت احمدیہ بھدرواہ کو ماہ رمضان کے بابرکت ایام سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد مسجد میں درس ہوتا رہا۔ فجر کے درس کے بعد مسجد میں اجتماعی اور گھروں میں انفرادی طور پر احباب و مستورات تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ باوجود سخت سردی کے کثرت سے احباب جماعت پنج وقتہ نمازوں و تراویح میں شامل ہوتے رہے۔

صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ رہی فطرانہ اور عید فنڈ بھی ادا کیا گیا۔ تین افراد نے اعتکاف کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

(صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ جذبات

سید آفتاب احمد نیرّ مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی-جھاڑکھنڈ

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ شعور اور بلوغت کے دور کو پہنچتا ہے تو اپنی صلاحیتوں کو صحیح یا غلط طور پر استعمال کر کے اپنے نامہ اعمال کو بناتا ہے۔ جبکہ جانور کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ بلکہ جانور کی قسموں میں سے ہر ایک قسم یکساں فطرت رکھتی ہے۔ بقاء خود یا بقاء نوع کیلئے جتنی کوششیں جانور کرتے ہے یا پیش آمدہ حالات پر ردّ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی کیفیات یکساں ہوتی ہیں۔ مزاج ایک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاقبت کے بننے یا بگڑنے کی بات جانور کیلئے نہیں ہوتی۔ یہ بات صرف انسان کیلئے ہی مخصوص ہے۔ چنانچہ انسان کیلئے یا تو نورِ مصطفوی سے حصہ لینا ہوتا ہے یا نار بولہبی سے۔

اگر موازنہ کر کے دیکھیں تو نورِ مصطفویؐ سے حصہ لینے والوں کے جذبات و احساسات اور حالات پر رد عمل الگ ہوتے ہیں تو نار بولہبی سے حصہ لینے والوں کے جذبات و احساسات اور حالات پر ردّ عمل بالکل جدا ہوتے ہیں۔

نورِ مصطفویؐ سے حصہ لینے والے ایک عظیم سپوت حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسی موضوع پر چند سبق آموز اور دلچسپ واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مہدی علیہ السلام دنیا کی تقدیر بدلنے کیلئے ہی آئے تھے کہ نئی زمین اور نیا آسمان بنے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن اِسی مہدی موعودؑ کے گھر میں گذرا۔ اِسی دور کا ایک دلچسپ واقعہ آپ یوں بیان فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ بادل زور سے آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو صحن میں سو رہے تھے چارپائی سے اُٹھ کر کمرہ کی طرف جانے لگے دروازہ کے قریب پہنچے کہ بجلی زور سے کڑکی۔ میں اس وقت آپؑ کے پیچھے تھا۔ میں نے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر آپؑ کے سر پر رکھ دیئے اس خیال سے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے آپؑ پر نہ گرے۔ اب یہ ایک جہالت کی بات تھی بجلیاں جس خدا کے ہاتھ میں ہیں اُس کا تعلق میری نسبت آپؑ سے زیادہ تھا بلکہ آپؑ کے طفیل میں بجلی سے بچ سکتا تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہاتھوں سے بجلی کو نہیں روکا جاسکتا۔ مگر عشق کی وجہ سے مجھے ان باتوں میں سے کوئی بات بھی یاد نہ رہی محبت کے وفور کی وجہ سے یہ سب باتیں میری نظروں سے اوجھل ہو گئیں اور میں نے اپنے آپ کو قربانی کیلئے پیش کر دیا۔ یہ جہالت کی بات تھی مگر اس وقت پر سے آج بھی ہزار عقل قربان کر دینے کیلئے تیار ہوں کیونکہ یہ جہالت عشق کی وجہ سے تھی''۔

(الفضل ۲۱/دسمبر ۱۹۳۵ء بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۲۸-۲۹ مطبوعہ قادیان دسمبر ۱۹۴۳ء)

مامور الٰہی اور محمدؐ کے محبوب کیلئے اِس جذبہ کو دیکھیں جو بظاہر ''جہالت'' کا رنگ رکھتا ہے در حقیقت عشق و محبت کا ہی جذبہ ہے اور نہایت پاکیزہ ہے۔

نشر و اشاعت کے اس دور میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف سے جو لٹریچر شائع ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں اُن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر خلفاء کرام اور علماء کرام کی کتب شامل ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اگر اصل ہے تو دوسری ساری کتب اس کی فرع۔ خود حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی تالیف کردہ کتب کی شمولیت ایک کرانقدر اضافہ ہے۔ مگر اصل اور فرع کے موازنہ کی ایک بات جب سامنے آئی تو آپؓ نے صاف فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر آئے تھے اسلئے آپؑ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر کو محفوظ رکھا جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اِس سطر کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی انتہائی کوشش صرف کردوں گا''۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۹)

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور سارے انبیاء کرام کے متعلق آپؑ کے کیسے پاکیزہ جذبات ہیں۔ کمیونزم کے بظاہر دلکش اُصول عموماً غریب لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والے ہوتے ہیں۔ اسلئے اِس کے اصولوں کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے اقتصادی نظام کے پیش کردہ اصولوں کو بھی واضح کرتے ہیں۔ چنانچہ انبیاء کرام کے منصبی فرائض کو کمیونسٹ نظام کے بالمقابل یوں پیش فرمایا ''کمیونسٹ نظام سے وہ شخص جس کے پیروں کے میل کے برابر بھی ہم دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کو نہیں سمجھتے جس کیلئے ہم میں سے ہر شخص اپنی جان کو قربان کرنا اپنی انتہائی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو رات اور دن خدا کی باتیں سنا کر بنی نوع انسان کی روح کو روشن کیا کرتے تھے۔ اس طرح مسیحؑ۔ موسیٰؑ۔ ابراہیمؑ۔ کرشنؑ۔ رام چندرؑ۔ بودھؑ۔ زرتشت۔ گورونانکؒ۔ کنفیوشسؑ یہ سب کے سب نعوذ باللہ نکمّے اور قوم پر بار تھے اور ایسے آدمیوں کو اُن کے قانون کے ماتحت یا تو فیکٹریوں میں کام کیلئے بھجوا دینا چاہئے تاکہ اُن سے جوتے بنوائے جائیں یا اُن سے بوٹ اور گرگابیاں تیار کرائی جائیں یا اُن سے کپڑے سلائے جائیں یا اُن کو لوگوں کے بال کاٹنے پر مقرر کیا جائے اور اگر یہ لوگ اس قسم کا کام کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔ تو پھر اُن کا کھانا پینا بند کیا جانا چاہئے کیونکہ اُن کے نزدیک یہ لوگ نکمے اور قوم پر بار ہیں۔ کمیونسٹ نظام تصویر بنانے کو کام قرار دیتا ہے وہ سٹیچو (Statue) بنانے کو کام قرار دیتا ہے مگر وہ روح کی اصلاح کو کام قرار نہیں دیتا بلکہ اُسے نکما پن سمجھتا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ روٹی ہی انسان کا پیٹ نہیں بھرا کرتی اور صرف غذا ہی اُس کے اطمینان کا موجب نہیں ہوتی بلکہ ہزاروں ہزار انسان دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ اگر اُن کو عبادت سے روک دو تو وہ کبھی بھی چین نہیں پائیں گے۔ خواہ اُن کی غذا کا کس قدر خیال رکھا جائے.... گویا کمیونزم نظام میں ایک پندرہ سال کا بچہ جو فوٹو گرافی میں اپنے آپ کو گزار دیتا ہے جو میوزک میں دن رات مشغول رہتا ہے۔ جو خرگوش کو پال پال کر اُن کے پیچھے بھاگتا پھرتا ہے وہ تو کام کرنے والا رہتا ہے اور اِس بات کا مستحق ہے کہ اُسے روٹی دی جائے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسیحؑ۔ موسیٰؑ۔ کرشنؑ۔ بدھ۔ زرتشت۔ گرونانکؒ۔ یہ اگر خدا کے نام کو دنیا میں پھیلاتے ہیں تو وہ جاہل کہتے ہیں کہ یہ (نعوذ باللہ من ذالک) پیراسائٹس (Parasites) ہیں... وہ لوگ جو مظلوموں کی مدد کیا کرتے تھے جو اخلاق کو درست کیا کرتے تھے جو ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے دنیا میں نیکی پھیلاتے اور بدی کو مٹاتے تھے وہ تو نکمّے تھے اور یہ سنیما میں جانے والے اور شرابیں پی پی کر ناچنے والے اور بانسریاں منہ کو لگا کر پیں پیں کرنے والے کام کرنے والے ہیں''۔ (اسلام کا اقتصادی نظام طبع اوّل صفحہ ۶۸-۷۰)

اب اس صورت حال میں حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ رد عمل پر غور فرمایئے۔ فرماتے ہیں۔

''میں دوسری دنیا کو نہیں جانتا مگر میں اپنے متعلق یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ نظام جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نہیں۔ خدا کی قسم اُس میں میری بھی جگہ نہیں۔ ہم اُس ملک کو اپنا ملک اور اُسی نظام کو اپنا نظام سمجھتے ہیں جس میں ان لوگوں کو پہلے جگہ ملے اور بعد میں ہمیں جگہ ملے۔ وہ ملک اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بند ہے تو یقیناً ہر سچے مسلمان کیلئے بھی بند ہے''۔ (اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ ۷۰)

اللہ کے سب سے پیارے بندے کے سب سے زیادہ شدید حاسدین ہوتے ہیں (میری مراد مخصوص فرد حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) اِس مخصوص شخصیت کیلئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے یہ جذبات تھے فرماتے ہیں:

''میں جبکہ تمام لوگوں سے صلح اور مودّت کی تعلیم دیتا ہوں۔ ہندو سکھ عیسائی جو کوئی بھی... موجود ہیں میں اُن سے صاف صاف کہتا ہوں کہ صلح اور آشتی کیلئے ہم ہر قربانی کیلئے تیار ہیں مگر میں اس کے ساتھ ہی پوری قوت اور زور کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ جنگل کے درندوں اور سانپوں سے ہم صلح کر سکتے ہیں مگر ہم اُن سے کبھی بھی صلح نہیں کر سکتے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں''۔ (لیکچر شملہ صفحہ ۴۰ طبع اوّل)

مذکورہ بالا حالات و واقعات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اُن پاکیزہ جذبات کی عکاسی کرتے ہیں جو دفاعی نوعیت کے ہیں اب اقدامی نوعیت کے پاکیزہ جذبہ کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ ہے تو یہ جذبہ خیالی مگر شرمندۂ تعبیر ہونے والا خواب ضرور ہے۔ خدا کے مامورین کی عزت کی خاطر اور اُن کے مقصد بعثت کے کام کی توسیع کیلئے ایک جامع منصوبہ یوں پیش فرماتے ہیں۔

''میں جب رات کو بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہاں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئے اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اِس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئے یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر سو جایا کرتا ہوں۔ میرے اِس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں مگر مجھے اپنے حالات اور اندازوں میں اتنا مزہ آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے۔ میں کبھی سوچتا ہوں کہ پانچ ہزار مبلغ کافی ہونگے۔ پھر کہتا ہوں پانچ ہزار سے کیا بن سکتا

باقی صفحہ (19) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانیاں

شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا دور خلافت ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اور سلسلہ کی ترقیات کا پہلو حضور کی قوتِ قدسیہ اور جماعت کی غیر معمولی مالی قربانیوں کا روشن ثبوت ہے۔

ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ کے تاریخی پس منظر سے کچھ واقفیت رکھتا ہے اُسے معلوم ہے کہ مارچ 1913ء کا مہینہ احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات پر نہ صرف بیگانوں نے جماعت کے ختم ہو جانے کے خواب دیکھے۔ بلکہ خود جماعت کے اندر ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوا۔ اور وہ لوگ جو عمائدین سلسلہ سمجھے جاتے تھے۔ اور جو اپنے آپ کو جماعت کے قیام اور ترقی کا موجب سمجھتے تھے جماعت سے الگ ہو گئے کہ اب یہاں (یعنے نعوذ باللہ قادیان میں) عیسائیت کا دور دورہ ہو گا'' انہوں نے اپنی عمر اور تجربہ کو۔ اپنی تعلیم اور رسوخ کو۔ اپنی خدمات اور بڑائی کو سب کچھ خیال کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ موعود خلیفہ کو ایک ناتجربہ کار بچہ سمجھ کر اس سے رو گردانی کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس اولوالعزم خلیفہ اور مصلح موعود کی قیادت میں جماعت کی ہر رنگ میں حفاظت اور دستگیری فرمائی اور اُسے ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے محفوظ رکھا۔ بلکہ جماعت پر ہر صبر آزما دور اور ہر نازک مرحلہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا ایک روشن نشان ثابت ہوا۔ اور اللہ کے فضل سے ہر آنے والے امتحان کا دن جماعت کیلئے نئی ترقیات کی راہیں کھولنے کا موجب بنا۔

ابتدائی دور

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ تو اُس وقت مالی اعتبار سے بھی جماعت کی حالت نہایت خستہ تھی۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان خالی تھا۔ بیرونی اور اندرونی مخالفتوں کے نازک دور میں بے انتہاء ذمہ داریوں کا بار گراں اس موعود خلیفہ کیلئے چشم براہ تھا۔ آپ کی قوتِ قدسیہ اور حسن انتظام سے وہ بیج جس کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تخم ریزی کی تھی۔ نہایت شان و شوکت کے ساتھ بڑھا۔ پھلا اور پھولا اور اس کی پوزیشن حضرت مصلح موعود کے وقت میں ایک تناور اور مضبوط درخت کی طرح ہو گئی جس کی شاخیں شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کی طرف پھیل گئیں جس کا اعتراف سلسلہ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی کرنے پر مجبور ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ خلافت میں جو ترقیات جماعت کو حاصل ہوئیں ان کی تفصیلات بیان کرنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔ حضور نے جماعت کی تعلیم و تربیت تبلیغ و اشاعت تالیف و تصنیف اور سلسلہ کی ہر قسم کی قومی ضرورت کیلئے جب کبھی بھی تحریک فرمائی تو جماعت نے بشاشت قلب کے ساتھ اس پر لبیک کہا۔ اور مخلصین جماعت نے ہمیشہ عملی طور پر اس کا ثبوت دیا دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اپنے مطاع و امام کے اشارے پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی مثال قائم کر دی۔

صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ حضور نے نظارتوں کا بھی سلسلہ قائم فرمایا تا کہ جماعت کے کاموں کو باقاعدگی اور تنظیم سے سرانجام دیا جائے۔ اور جماعت کی ترقی کا کوئی پہلو پیچھے نہ رہے۔

بجٹ

حضور کے عہدِ سعادت میں جماعت کی ضروریات اور اس کے مقابل پر آمد کا جائزہ لیکر باقاعدہ بجٹ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور پھر جماعت کے نمائندوں کی موجودگی میں مجلس شوریٰ میں بجٹ کی تکمیل (منظوری کا کام) ہونے لگا تا کہ بیرونی احمدی احباب کو جماعتی ضروریات کا کما حقہ علم ہو سکے۔ اور وہ ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح محسوس کر سکیں۔ حضور نے جن کلمات میں اور جس انداز سے جماعت کو مالی قربانیوں کا احساس دلا کر ایک اعلیٰ معیار پر لانے کی تلقین فرمائی اس کا نتیجہ نہایت بابرکت ہوا۔ اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

مالی تحریکات

مالی تحریکات کے سلسلہ میں حضور کے چند ارشادات کے اقتباسات کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ

''اگر ہم خیال کرتے ہیں کہ نبیوں کی جماعتوں والا معاملہ ہم سے نہیں ہو گا تو یقیناً ہم دنیا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو بھی یہ ممکن نہیں کہ مومنوں کو خطرناک ابتلاؤں میں سے نہ گذرنا پڑے۔ پس یہ مشکلات جو عارضی ہیں بیشک ان کو بھی اپنے سامنے رکھو۔ مگر جو اصل مشکلات ہیں ان کو مت بھولو۔ یہ چیزیں کہ تم نے دس فیصدی کی بجائے پندرہ فیصدی چندہ دے دیا۔ صرف تمہیں بیدار رکھنے کیلئے ہیں ورنہ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان پر تمہاری ترقی کا انحصار ہے۔ تم ایک نبی کی جماعت ہو، اور ضروری ہے کہ وہ تمام حالات تم پر گزریں جو پہلے انبیاء کی جماعتوں پر گزرے ہیں۔ پس جب تک منہاج نبوت کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو نہ بدلو گے۔ اس وقت تک ان قربانیوں کی توفیق نہ پاسکو گے'' (تقریر مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

نیز فرمایا ''یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کیلئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے۔ تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کریگا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لیکر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کیلئے اپنے مالوں کو قربان کر دو جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو گا..... جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالیٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں۔ اگر تم زیادہ قربانی کرو گے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے''

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۴۰ء)

اور یہ بھی فرمایا ''ایک اور فرض جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ وصیت کا مسئلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ وصیت ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ہے اور وہ اس کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون سچا مومن ہے اور کون نہیں ہماری جماعت اس وقت لاکھوں کی تعداد میں ہے مگر وصیت کرنے والے دو تین ہزار ہیں حالانکہ وصیت ایک ایسی چیز ہے جو یقینی طور پر خدا کا مقرب ہونا ظاہر کرتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مومن ہی وصیت کرتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ اگر کسی شخص میں کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں تو جب وہ وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق کہ بہشتی مقبرہ میں صرف جنتی مدفون ہوں گے اس کے اعمال کو درست کر دیتا ہے۔ پس وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے کیونکہ جو بھی وصیت کرے گا اگر وہ ایک وقت میں جنتی نہیں وہ بھی جنتی بنا دیا جائے گا''۔

(خطبہ فرمودہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۸ء)

اور بجٹ کی رقم کو بہر حال پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''یاد رکھنا چاہئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو..... خدا کے دین کی خدمت کیلئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ''۔

تحریکات پر مخلصین کا لبیک

حضور کے ان ارشادات کی برکت سے مخلصین احباب نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں پیش کر دیا ست اور کمزور قلوب میں ایک بیداری اور زندگی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے اپنی کوتاہیوں کے ازالہ کی فکر کی۔ غرضیکہ سلسلہ کی ضروریات کو اللہ تعالیٰ جماعت کے احباب کی غیر معمولی قربانیوں کے ذریعہ پوری کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ غرباء کی جماعت ہے لیکن اس کے غریب افراد کی قربانیوں جو وہ تکلیف اٹھا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر کر رہے ہیں نے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جن کی مثال سوائے قرون اولیٰ کے اسلام کے کسی اور دور میں اس سے قبل کسی اور جماعت میں نہیں ملتی۔

مستورات کا نمونہ

عام لازمی چندہ کے علاوہ خدا کے مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ صرف عورتوں کے چندہ سے مرکز تثلیث میں مسجد تیار کی جائے گی تو جماعت کی مستورات نے قربانی کا عظیم الشان نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے قیمتی زیورات تک حضور کے قدموں میں پیش کر دیئے۔ اور خدا کے فضل سے مسجد لندن کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا۔

متفرق تحریکات

منارۃ المسیح:۔ خدا کے قائم کردہ خلیفۂ برحق نے جماعت کو بلایا کہ آؤ منارۃ المسیح کے کام کی تکمیل کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اس مد میں ہزاروں روپے مومنین کی جماعت نے پیش کئے۔ اور یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔

توسیع مساجد:۔ حضور نے مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کی توسیع کا اعلان فرمایا تو جماعت نے پروانے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔

کالج:۔ تعلیم الاسلام کالج کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی گئی۔ تو مخلصین جماعت اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے بشاشت قلبی کے ساتھ آگے بڑھے اور یہ کام بھی غریب جماعت کے ذریعہ سے سرانجام پایا۔

وقف جائیداد:۔ جب حضور نے غیر معمولی اور ہنگامی ضروریات کیلئے ''حفاظت مرکز'' کے چندہ کی تحریک فرمائی۔ تو غریب سے غریب فرد نے اس میں شامل ہو کر مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل کی۔ اور ہزاروں کی تعداد میں احباب نے اپنی تمام کی تمام جائیدادیں سلسلہ کے نام وقف کر دیں۔

حضور مختلف مواقع پر مختلف ضروریات کے سلسلہ کے ماتحت جماعت کو مالی قربانیوں کے لئے بلاتے رہے اور جماعت کی تاریخ میں کوئی ایسا موقعہ نہیں جبکہ حضور کی ارشاد فرمودہ تحریک نمایاں طور پر کامیاب نہ ہوئی ہو۔

تحریک جدید کا آغاز

جماعت کی مالی پوزیشن کے استحکام کے ساتھ ساتھ جماعت کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ اور سب سے بڑی ضرورت جسے حضور ہمیشہ مقدم فرماتے رہے ہیں۔ وہ جماعت کی تبلیغی ضرورت ہے۔ حضور کے زمانہ خلافت میں ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ لیکن ایک طرف بیرونی ممالک میں تبلیغی ضروریات جماعت کے عام مالی وسائل کے مقابل پر بہت زیادہ تھیں۔ اور دوسری طرف ۱۹۳۴ء کے آخر میں احمدیت کے مخالفین جماعت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر پورے زور و شور سے جماعت پر حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ حکومت کا ایک حصہ بھی ان کے ساتھ مل گیا۔ لیکن وہ تمام کے تمام اپنے بد ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔

اُنیس مطالبات

ان غیر معمولی مخالفت کے ایام میں حضرت مصلح موعود نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر قربانیوں کے وہ ''انیس مطالبات'' پیش فرمائے جن کو تحریک جدید کے مطالبات کہا جاتا ہے ان میں سے ایک مطالبہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ جس کی غرض و غایت بیرونی ممالک میں تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا ہے۔

ان مطالبات میں حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کیلئے وہ زرین اصول مقرر فرمائے جن پر عمل کر کے ہر غریب سے غریب دوست بھی اپنے ذاتی اور خاندانی اخراجات میں کفایت کر کے اپنی زندگی کو سادہ بنا کر سلسلہ کی ضروریات کیلئے کچھ نہ کچھ بچا سکتا ہے۔

ایک سادہ کھانا۔ سادہ لباس۔ زیورات میں کمی۔ گوٹا کناری کی ممانعت۔ سینما وغیرہ نہ دیکھنا، اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا اور بے کاری سے بچنا چھوٹے سے چھوٹا کام کر لینا اپنی آمد سے کچھ بچانا۔ خدمت خلق اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا۔ رخصت کے ایام سلسلہ کے کام کیلئے وقف کرنا۔ زندگی وقف کرنا غرضیکہ اس مبارک اور الٰہی تحریک کی جملہ شرائط اور مطالبات ایسے مفید اور اہم ہیں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہر ایک احمدی غیر معمولی قربانی میں حصہ لے سکتا ہے۔

بیعت کا صحیح مفہوم

ان مطالبات کو پیش کرنے سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت پر شوکت الفاظ میں جماعت کے تمام افراد پر بیعت کا صحیح مفہوم واضح فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی اور ان کے ذریعہ خدا کی بیعت کی۔ وہ اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو۔ اولاد۔ جائیداد غرضیکہ ہر چیز خدا اور رسول اور اس کے نمائندوں کیلئے قربان کر چکا ہے۔ اور اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھی شبہ ہے وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا تو وہ اب بھی بیعت چھوڑ دے۔ جس بیعت میں نفاق ہو۔ وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ایک لعنت ہے جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہوئی ہے اور کوئی چیز اس کی باقی ہے اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے وہ میری بیعت میں نہیں۔ اور میں تمام کے سامنے اور پھر اخباروں میں اس خطبہ کی اشاعت کے بعد ان لاکھوں لوگوں کو جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں رہتے ہیں صاف صاف الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی کے دل میں کوئی استثنیٰ باقی ہے تو میں اسے اپنی بیعت میں نہیں سمجھتا۔ میرا خدا گواہ ہے اور آپ لوگ بھی سن رہے ہیں آپ بھی گواہ ہیں کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے۔ کیا پہنچا دی ہے؟ (اس پر چاروں طرف سے آوازیں بلند ہوئیں کہ ہاں پہنچا دی ہے) میرا خدا گواہ ہے اور آپ لوگ مقر ہیں کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے کہ مشروط بیعت کوئی بیعت نہیں ہے بیعت وہی ہے جس پر ہر چیز قربان کرنے کیلئے انسان تیار ہو۔ پس میرا حکم جو خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہوا اور جس کے خلاف کوئی نص موجود نہ ہو اسے ماننا آپ کا فرض ہے''۔

جماعت کا اخلاص

جماعت کے احباب نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جس شاندار قربانی کو پیش کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور کا پہلے سال کا مالی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا تھا۔ لیکن اس کے مقابل پر وعدے ایک لاکھ سات ہزار روپے کے موصول ہوئے جس میں سے ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کی نقد وصولی ہوئی۔ الحمد للہ۔ تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے اور وصولی دس ہزار کے اضافہ کے ساتھ اور تیسرے سال کی وصولی پہلے سال کی نسبت سے ۳۷ ہزار روپیہ زیادہ ہوئی

ان تین سالوں کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اس دور کو وسعت دے کر دس سالوں پر پھیلا دیا۔ سال چہارم کا آغاز فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ پر حکم اُسی کا ہے یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم ﷺ کے ارشادات سے دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے پس یہ مت خیال کرو کہ میں نے جو کچھ کہا وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اور وہ چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔ یہ پہلا قدم ہے۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور جب تم پہلی بار ان پر عمل کر لوگے۔ تو پھر اور بتائی جائے گی لیکن جب تک ان پر عمل نہ کرو اور کس طرح بتائی جا سکتی ہیں۔ آخر میں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں کو چھوڑو غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو جو منافق کرتا ہے بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے''۔

تحریک جدید کا ہر مالی سال ختم ہونے پر حضرت مصلح موعود جماعت کو ایک یا اس سے زیادہ خطبات میں مخاطب کرتے ہوئے نومبر کے آخری ہفتہ میں نئے سال کا آغاز فرماتے رہے۔ اور جماعت کو تحریک جدید کے کامیاب نتائج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی بار بار تحریک فرماتے رہے۔ اور مخلصین جماعت ہمت و بشاشت کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ارشادات کی تعمیل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دس سال کی میعاد ختم ہونے پر حضور نے مزید نو سال کیلئے جماعت کو یہ مالی جہاد جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

دفتر اوّل اور دفتر دوم

پہلے دس سال میں شامل ہو کر قربانیاں جاری رکھنے والے مجاہدین دور اول اور دفتر اول میں شمار کئے گئے۔ اور دس سال کے بعد شامل ہونے والے دفتر دوم کے مجاہدین کہلائے۔ اور بجائے سال اوّل کیلئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کے مطالبہ کے اور اس کے مقابل پر ایک لاکھ تین ہزار روپے کی آمد کے اس تحریک کے انیسویں سال میں تحریک جدید کا بجٹ ساڑھے چار لاکھ روپیہ تک جا پہنچا۔

حضور نے 1953ء کے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

''اس وقت ہمارے مشن زیادہ تر افریقن اور ایشیائی ممالک میں ہیں کچھ مشن یورپین اور امریکن ممالک میں بھی ہیں۔ ہم نے ان مشنوں کی تعداد کو بڑھانا ہے اور انہیں اس قدر مضبوط کرنا ہے کہ ہم اسلام کو پھیلا سکیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو جو بیج ہم نے پھینکا ہے وہ بھی رائیگاں جائے گا تم جانتے ہو کہ جب تم کسی کھیت میں گندم بوتے ہو تو پھر اس کی نگہداشت کرتے ہو۔ اسے وقت پر پانی دیتے ہو۔ تب جا کر اس کھیت سے فصل حاصل کرتے ہو۔ لیکن اگر تم ایک ایکڑ میں ۲۰۔۲۵ سیر دانے پھینک دو۔ اور پھر اس میں ایک لوٹا پانی کا گرا دو۔ تو تمہارے ۲۰۔۲۵ سیر دانے جو تم نے بیج کے طور پر پھینکے تھے وہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اور کسی فصل کی بھی تم امید نہیں کر سکو گے اس طرح اگر ہم نے تبلیغ کے اخراجات کو نہ بڑھایا تو موجودہ دو سو مبلغ بھی ضائع ہو جائیں گے اگر ان مبلغین کے لئے سامان بہم نہ پہنچائے گئے تو ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں تو ہم ان کیلئے خوراک بھی مہیا نہیں کر رہے۔ پس چاہئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

ہر احمدی ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے

تمام افراد میں تحریک کرکے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر ان کی وصولی کیلئے پوری کوشش کرے۔ دور اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جائے''۔

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا کام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود کے طفیل صرف تحریک جدید کے ذریعہ سے ہی جو تبلیغی کام سرانجام دیئے گئے وہ بھی تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور دیگر بڑے بڑے مالدار اداروں اور جماعتوں کو بھی یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ اس غریب جماعت کے قابل پر دس فیصدی بھی خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر سکتے۔

جماعت کے ایک اور مرکز کا قیام

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان کی تقسیم کی وجہ سے جماعت کے ایک بڑے حصہ کو مجبوری حالات میں نقل مکانی کرنی پڑی۔ اور اس کے باعث جماعت کے افراد اور بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کو جس قدر مالی اور اقتصادی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں اور غریب الوطنی کی حالت میں جماعت ہائے پاکستان کیلئے ایک نئے مرکز کا قائم کرنا اور اس مرکز کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ایک ایسا کرشمہ ہے جو حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کو حقیقی طور پر روشن کرنے کیلئے کافی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نیا مرکز جو ربوہ کی مبارک بستی میں آباد ہوا۔ اس کے دفاتر۔ مساجد، مہمان خانہ اور دیگر اداروں کی پختہ عمارتیں بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں روپے کے اخراجات سے تیار ہوئیں اور ربوہ کی زیارت کے لئے ہر داخل ہونے والا نووارد آج ویرانہ میں رونق اور جنگل میں منگل کو دیکھ کر محو حیرت ہوتا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کی کرامت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تائید الٰہی

اقتصادی اور مالی مشکلات کے دور میں جماعت کی ضروریات کو پورا کرنے کا غیر متزلزل عزم اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی صلاحیت اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضور کے ارادوں کے ساتھ خدائی تقدیر کے تار لپٹے ہوئے تھے۔ اور حضور کا عزم صمیم دنیا کی ظاہری و مادی مشکلات کے خوف سے بے نیاز ہوتا تھا۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

تعمیر مساجد کا کام

مسجد لندن کی طرح حضور کے ارشاد کے ماتحت صرف عورتوں کے چندہ سے ہالینڈ میں مسجد تیار کی گئی ہے تا ایک بار پھر دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ احمدی عورتیں قربانی کے میدان میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ اخلاص و عقیدت کے جذبہ کے ساتھ اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔

اس طرح حضور نے بیک وقت مردوں کو بھی اپنے اخلاص و قربانی میں مسابقت کی روح دکھانے کیلئے موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ مسجد امریکہ کی تعمیر و تکمیل مردوں کے چندہ سے ہو گی۔

ان کے علاوہ حضور نے دنیا کے تمام دیگر ممالک میں مساجد کے قیام کیلئے عام رنگ میں بھی تحریک فرمائی جس میں مخلصین جماعت نے حصہ لیا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ حضور کی یہ بابرکت تحریک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گی۔ اور عنقریب وہ دن آئے گا جبکہ تمام ممالک میں احمدیہ جماعت کو مساجد کی تعمیر کی سعادت نصیب ہو گی۔ انشاء اللہ۔

قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ

آپ کے دور میں قرآن مجید کا بھی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے حضور کا یہ عزم تھا کہ اس مقدس کتاب کا ترجمہ دنیا کی ہر زبان میں کیا جائے تا روحانیت سے پیاسی دنیا کیلئے آب حیات میسر ہو۔ اور وہ اپنی تشنگی کو بجھا کر تسکین حاصل کر سکے۔ اور اس فتنہ و فساد میں الجھی ہوئی دنیا کیلئے امن و آشتی کا سامان مہیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہچاؤں گا کا الہام زیادہ سے زیادہ روشن اور واضح صورت میں پورا ہو سکے۔

الٰہی وعدوں اور الہامات کے مطابق سلسلہ کی بہت سی ترقیات اور انعامات کے وعدے پورے ہوں گے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو خدائی کاموں کے پورا ہونے میں روک بن سکے۔ لیکن خدائی تقدیر کے مطابق درمیانی آزمائشوں اور امتحانات کا آنا بھی ضروری ہے۔ امتحان اور آزمائش کی ساعتیں روحانی جماعتوں کیلئے عارضی اور وقتی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ جو بالآخر ترقیات کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ جب امتحان خدا کی طرف سے آئے اور کچھ انعام دینے کیلئے آئے۔ تو ہم کو غیر معمولی ایثار۔ ہمت اور قربانی سے کام لینا چاہئے۔

ہم نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ اس کیلئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانی کریں گے ہم جو اس بات کے دعویدار ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرکے نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھی ہے ہم جو یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کا آئندہ نظام صحیح اسلامی بنیادوں پر ہمارے ہاتھوں سے تعمیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے کہ مشکلات کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے مطابق دنیاوی لذات سے منہ موڑ کر اپنی تمام تر کوشش اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کیلئے وقف کر دیں اور صدق دل سے خدا کی رضا حاصل کرنے کی فکر کریں۔ ☆☆

(مرسلہ محمد عبدالسلام طارق کارکن احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان)

ڈنگوہ ضلع اونہ (ہماچل) میں چوتھی سالانہ میٹنگ ودوروزہ تربیتی اجلاس

مرکز قادیان سے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین ومحترم نگران صاحب ہماچل پردیش کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ ہماچل میں ۶ سال سے تبلیغ کا سلسلہ شروع ہے اور چار سال سے ہر سال عہدیداران جماعت کی ایک میٹنگ تبلیغی وتربیتی امور کا جائزہ لینے کیلئے رکھی جاتی ہے امسال بھی اللہ کے فضل سے صوبہ ہماچل کی جماعت احمدیہ ڈنگوہ ضلع اُونہ میں صوبہ بھر کے عہدیداران جماعت کی ایک تبلیغی وتربیتی امور سے متعلق میٹنگ مورخہ 12.1.2001 کو منعقد کی گئی جس میں صوبہ بھر کے 41 جماعتوں کے 152 نمائندگان نے شرکت کی جمعہ سے قبل اکثر نمائندگان احمدیہ مسجد ڈنگوہ پہنچ چکے تھے چنانچہ تمام نمائندگان نے نماز جمعہ ڈنگوہ میں ادا کی بعد نماز جمعہ مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں نومبائعین نے مختلف سوالات کئے جس کے مکرم نگران صاحب ہماچل اور خاکسار نے جواب دیئے۔ یہ مجلس نماز عصر تک چلتی رہی بعد نماز عصر ایک اجلاس زیر صدارت مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل منعقد کیا گیا محترم نصیب علی صاحب صدر جماعت سرپر کاڑ ہماچل نے احمدیت کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کے موضوع پر تقریر کی دوسری تقریر مکرم سراج الدین صاحب صدر جماعت ہرڑی نے کی تیسری تقریر مکرم دلشاد صاحب انجینئر صدر جماعت تھاکولی نے کی آخر میں محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے نومبائعین کو زریں نصائح سے نوازا اس جلسہ میں نومبائعین نے میدان تبلیغ میں پیش آنے والے ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ اس کے بعد حسب پروگرام نماز مغرب وعشاء جمع کرکے ادا کی گئیں۔ کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد پھر دوسرا اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت کے موضوع پر کی دوسری تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے مختلف پہلوؤں پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نصائح کیں۔ تیسری تقریر مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے نماز کی اہمیت پر بیان فرمائی۔ چوتھی تقریر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب S.M.O منڈی آف ہماچل نے خلافت کی برکات اور اہمیت کے موضوع پر کی آخر میں محترم محمد انعام صاحب غوری صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں نومبائعین کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

مورخہ 13.1.2001 کو بعد نماز فجر محترم نگران صاحب ہماچل کی زیر صدارت تمام عہدیداران جماعت ومبلغین ومعلمین کرام کی تبلیغی وتربیتی امور سے متعلق میٹنگ منعقد ہوئی اس میٹنگ میں صوبہ ہماچل کے بیعتوں کے ٹارگٹ کے علاوہ تربیتی اجلاسات سالانہ کانفرنس سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وخدام الاحمدیہ کی تنظیم کے نفاذ کے بارہ میں مشورہ جات ہوئے اور لائحہ عمل طے کیا گیا۔ علاوہ ازیں صوبہ ہماچل کے نومبائعین سے وصولی چندہ جات اور کانفرنس سے قبل بچیوں کے دینی امتحان کے بارہ میں تاریخ مقرر کی گئی صوبہ ہماچل میں تین سال سے نومبائعین کے بچیوں کا دینی امتحان تحریری طور پر لیا جاتا ہے اور کانفرس کے موقعہ پر اول دوم سوم آنے والے بچیوں اور بچوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ یہ میٹنگ صبح نو بجے دُعا کے ساتھ برخواست ہوئی ہماچل کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تمام مہمانان کرام کے طعام وقیام کا جملہ انتظام جماعت احمدیہ ڈنگوہ کے مردوزن نے خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے محترم نگران صاحب ہماچل بھی اس جلسے اور میٹنگ سے قبل قادیان سے تشریف لائے۔ اور جملہ انتظامات کا جائزہ لیکر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا دُعا کریں اللہ ہماری اس حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔

(محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج صوبہ ہماچل)

تربیتی جلسہ ناصرات الاحمدیہ کانپور (یوپی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصرات الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۰ء بروز اتوار صدر لجنہ کانپور کی زیر صدارت منعقد کرنے کی توفیق ملی جلسہ کا آغاز عظمیٰ قمر کی تلاوت سے ہوا۔ فائزہ رشید نے عہد نامہ پڑھا ہمانا ہید نے نظم پڑھی۔ عرشی قمر اور عظمیٰ قمر نے تقریر کی جبکہ فوزیہ عرشی روزی ناہید صدف سلطانہ شائستہ پروین معاذ احمد فائزہ رشید نے نظم پڑھی۔ صدر لجنہ کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (شگفتہ ناز سیکرٹری ناصرات)

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض چیدہ چیدہ واقعات و کارنامے

مکرم مولوی یوسف انور صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

بدر کی آج کی اشاعت میں جس عظیم ہستی اور عظیم وجود کی سیرت پاک یہ ناچیز تحریر کرنے کی جرأت کر رہا ہے وہ اپنی ذات میں ایک کائنات تھے ایک حسین و جمیل کائنات جس کی وسعتوں کا احاطہ کرنا اس عاجز کے بس کی بات نہیں۔

یہ عظیم وجود سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہیں اور بہتر ہے کہ جب کسی ایسے وجود کی سیرت یا عظمت بیان کرنی ہو تو اس تعلق میں جو تصدیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو یا اُس کے اذن سے اُس کے انبیاء یا اولیاء کی تصدیق ہو اُس کو بیان کیا جائے۔

حدیث میں مصلح موعودؓ کی پیشگوئی

جب ہم ''مصلح موعودؓ'' کے وجود پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ صاف نظر آتا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ امام جماعت احمدیہ ہی وہ موعود فرزند ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی آپ کے تعلق میں یہ ہے (یتزوج ویولدلہ) اور الیاء اللہ میں سے مثلاً حضرت نعمۃ اللہ ولیؓ کی بھی پیشگوئی ہے۔ (پسر ش یادگار می بنیم) اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام و مسیح موعودؑ کی دُعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مفصل بشارت دی جس کا لفظ لفظ الہام الٰہی ہے اور جن جن صفات کا پیشگوئی مصلح موعودؓ میں ذکر ہے وہ من و عن سارے حضرت مصلح موعودؓ میں موجود تھے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ امام جماعت احمدیہ کو عالم اسلام میں ایک نہایت ہی ممتاز حیثیت حاصل ہے آپ کا شمار اُن نادر ہستیوں میں ہے جو اس کرۂ خاکی پر لمبے وقفہ کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اور نہ صرف اپنے زمانہ اور موجودہ نسل پر اپنا گہرا اثر چھوڑ جاتی ہیں بلکہ انسانی سعی اور جدوجہد کیلئے ایک ایسی جہت اور ایسا نصب العین معین کر دیتی ہیں جو صدیوں تک اُن کا مرکز بنا رہتا ہے۔

ولادت

یہ وجود خدائی وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ہاں پیدا ہوا آپؓ کی پیدائش کی خبر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے پا کر دی ہے۔

بے انتہار حمتیں برکتیں ہوں اُس وجود پاک پر جس کی یاد میں آج کچھ تحریر کرنے لگا ہوں۔ وہ سراپا حسن بے نظیر وہ نور مجسم وہ لاکھوں انسانوں کا محبوب آقا جس نے اکاون سالہ طویل عرصہ خلافت کی مسند پر لاکھوں احمدیوں کے دلوں پر حکومت کی آہ آج وہ محبوب آقا ہم میں نہیں ہے، اُس پر لاکھوں سلام صبح و شام۔ یہ عظیم الشان وجود جیسا کہ پیدائش سے پہلے ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک عرصہ تک موضوع بحث بنا ہوا تھا۔ اسی طرح پیدائش کے بعد بھی ایک عرصہ تک دوست و دشمن کی نگاہوں کا مرکز بنا رہا دوست کی نگاہ محبت آپ پر پڑتی تھی کہ آپ ہی وہ پسر موعود ہیں جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین اسلام کی خدمت اور سربلندی کیلئے وقف ہے اور دشمن کی نظر تمنا لئے ہوئے تھی کہ کاش یہ بچہ اُن کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو کر اُنہیں تمسخر اور استہزاء کا موقعہ بہم پہنچائے۔ اگر انسان کے بس کی بات ہوتی تو وہ ضرور ہر ممکن کوشش کرتا کہ یہ بچہ پنپنے نہ پائے لیکن خدا کے خاص وجود اُس کی رحمت کے سایہ تلے پرورش پاتے ہیں چنانچہ یہی سلوک اس وجود کے ساتھ ہوا یہ جلد جلد بڑھا اور دنیا میں شہرت پا گیا۔

اس وجود کی سیرت پاک کو تحریر میں لانا ایک لمبا وقت چاہتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ایک پہلو پر ہی ایک ضخیم کتاب تحریر کی جا سکتی ہے تو بے جا نہ ہوگا غرضیکہ سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے۔

بچپن کے ابتدائی ایام

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ایسے وجود جو خاص خدا کی تائید و نصرت اور وعدہ کے ساتھ جنم لیتے ہیں ان کے بچپن میں ہی ان کے شاندار مستقبل کی جھلکیاں بھی وقتاً فوقتاً نظر آتی رہتی ہیں۔ اور صاحبِ فراست لوگ ایسے بچے کو دیکھ کر بخوبی بھانپ لیتے ہیں کہ آئندہ چل کر کتنی روحانی بلندی کی طرف پرواز کرنے والے ہیں۔

ایک یادگار حسین واقعہ

یہ واقعہ بالکل چھوٹی عمر کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک بزرگ صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اس واقعہ کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ لدھیانہ میں قیام فرما تھے۔ میں بھی وہیں موجود تھا۔ محمود کوئی چار سال کا ہوگا گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرتؑ کے ادھر اُدھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی حضرت اقدسؑ اُسے گود میں لئے پھرتے تھے۔ اور وہ کسی طرح چُپ نہیں ہوتا تھا آخر آپ نے کہا دیکھو محمود! وہ کیسا تارا ہے! بچے نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چُپ ہو کر پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کر دیا ''ابا تارے جانا'' (ابا میں ستارے پر جاؤں گا) .... بچہ روتا روتا خود ہی چُپ ہو گیا مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا۔ (سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ مولوی عبدالکریمؓ)

اس معصوم بچے کی بعد کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ستاروں پر جانے کی تمنا یقیناً ان بلند عزائم کی غماز تھی جو تمام عمر اس کی بے پناہ قوتِ عمل کیلئے مہمیز کا کام دیتے رہے۔

ایک اور واقعہ بھی اس ضمن میں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس سے اس معصوم بچے کی ذہنی صلاحیت اور فراست کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ایک دفعہ بچپن میں جب آپؓ کی عمر ۹ سال کی تھی گھر میں ایک لڑکے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ کھیلتے کھیلتے آپؓ نے یونہی ایک کتاب اُٹھا لی اس میں لکھا تھا کہ جبرائیل اب نازل نہیں ہوتے آپؓ نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر نازل ہوتا ہے۔ اس لڑکے نے کہا نہیں جبرائیل اب نہیں آتے کیونکہ کتاب میں یہی لکھا ہے۔ دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے رہے وہ لڑکا کہتا تھا حضرت جبرائیل اب اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر نہیں آتے اور حضرت مصلح موعودؓ کہتے تھے آتے ہیں۔ آخر دونوں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس گئے اور ایک جھگڑا بتایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ کتاب میں غلط لکھا ہے جبرائیل اب بھی آتا ہے'' یہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں جن سے آپ کے بچپن کے علم اور ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

تعلیم

آپؓ نے گھر میں ہی حضرت حافظ احمد اللہ ناگپوریؓ سے قرآن مجید ناظرہ سیکھا۔ اس کے بعد آپؓ کو باقاعدہ اسکول میں داخل کیا گیا اس طرح سے اردو انگریزی کی کچھ تعلیم حاصل کی لیکن چونکہ آنکھوں میں کچھ تکلیف تھی جو کہ تین چار سال تک رہی حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کیلئے خصوصی طور سے دُعا کرنی شروع کر دی اور روزے بھی رکھنے شروع کر دیئے ایک دن روزہ افطار کرنے لگے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم حضرت مصلح موعودؓ نے آنکھیں کھول دیں اور آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے یاد رہے کہ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ بینائی ضائع ہو جائے گی۔ البتہ ایک آنکھ میں روشنی کی کمی رہی اس لئے اُستادوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ اس کی پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی جتنا چاہے پڑھے زور نہ دیا جائے اس لئے آپ عام طلباء کی طرح سکول باقاعدہ نہ جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ مولوی نورالدین صاحبؓ سے قرآن حدیث پڑھ لو۔ آپؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ نے آپ کو: وردے کر پہلے قرآن پڑھایا اور پھر بخاری پڑھا دی۔

آپ اپنے بزرگ اُستاد مولوی صاحبؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مجھے سب سے بڑی تعلیم جو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے دی وہ یہی تھی کہ جب میں پڑھتے ہوئے کوئی سوال کرتا تو آپ فرماتے میاں آگے چلو اس سوال کے متعلق گھر جا کے خود سوچنا۔

اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ قرآن کریم کے علم کو کوشش کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضل پر زیادہ مبنی سمجھتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ یہ بچہ اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کے نتیجہ میں اور اس کی رہنمائی میں قرآن کریم کا علم سیکھے گا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بالکل درست بات تھی۔ ایک موقعہ پر آپؓ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے اب مجھے بہت علم بخشا ہے... لیکن اس کتاب (قرآن) کی چاٹ انہوں نے ہی لگائی اور اس کی تفسیر کے متعلق صحیح راستہ پر ڈالا اور وہ بنیاد ڈالی جس پر عمارت تعمیر کر سکا۔ اس لئے دل ہمیشہ ان کیلئے دُعا گو رہتا ہے (سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۱۱۱)

حضرت مصلح موعودؓ کو مدرسہ کے اساتذہ ہر سال رعایتاً اگلی جماعت میں ترقی دیتے تھے لیکن یونیورسٹی کے امتحان میں بھی ناکام رہنے کے بعد آپ کی تعلیم کا یہ رسمی باب ختم ہو گیا۔ لیکن الہام الٰہی میں یہ الفاظ کہ:

''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ خدا کو مدّ نظر تھا تا دنیا پر ظاہر ہو کہ اس تعلیم کے ناقص رہنے کے باوجود موعود بیٹے نے ظاہری اور باطنی علوم میں کتنا کمال حاصل کیا جو دنیا بھر کے ظاہری اور باطنی عالموں کیلئے محیر العقول ہے۔

بچپن میں الہام

آپؓ کو بچپن ہی سے الہام ہوتے رہے اس سلسلے میں ایک پُرانے دوست کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''بچپن کے زمانہ میں جب کہ وہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں میرے ساتھ پڑھتے تھے آپ نے ذکر فرمایا کہ اُن کو یہ آیت الہام ہوئی ہے''۔

''وجاعلُ الّذین اتبعُوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامۃ''

اور یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کر دیا تھا کہ یہ الہام مجھے ہوا ہے۔

نو عمری ہی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا شرف بھی آپ کو نصیب ہوا۔ چنانچہ مسجد احمدیہ لنڈن کی تعمیر کیلئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے آپ ایک خطبہ جمعہ کے دوران اس رویت الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مجھے آج تک تین اہم معاملات میں خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے پہلے پہل اس وقت کہ ابھی میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ اس وقت میری توجہ کو دین کے سیکھنے اور دین کے خدمت کی طرف پھیرا گیا اس وقت مجھے خدا نظر آیا اور مجھے تمام نظارہ حشر و نشر کا دکھایا گیا۔ یہ میری زندگی میں بڑا انقلاب تھا۔ (بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۱۵۳)

دُعا، عزم اور توکل علی اللہ

حضرت مصلح موعودؓ کم عمری سے ہی دُعا گو تھے اور خدا کی ذات پر کامل یقین اور توکل تھا کبھی بھی کسی صدمے یا مشکل آنے پر گھبراتے نہ تھے بلکہ پورے عزم اور ہمت سے کام لیکر ہر مشکل کے وقت آگے سے آگے قدم بڑھاتے اور دوسروں کو بھی صبر و ثبات کی تلقین فرماتے۔ آپ اپنی تقریر ''منصب خلافت'' میں فرماتے ہیں:

''میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دُعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو''

غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں اسلئے کہ میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں''۔ (منصب خلافت)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی نے ایک دن خیال کیا کہ آج میں پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے نمبر پر پہلے مسجد میں پہنچوں گا اس طرح عبادت کا بھی موقعہ ملے گا وہ بیان کرتے ہیں جب میں مسجد مبارک میں پہنچا تو کیا دیکھتا کہ ایک نوجوان خدا کے حضور سجدہ ریز ہے اور گڑگڑا کر خدا کی بارگاہ میں دُعا کر رہا ہے میں نے اس شخص کو بوجہ سجدہ میں ہونے کے پہلے شناخت نہ کیا سجدہ کافی لمبا ہو گیا میں نے خدا سے کہا کہ میرے خدا یہ شخص جو بھی مانگ رہا ہے اس کو وہ عطا کر جب مذکور شخص نے اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہ سیدنا مصلح موعودؓ ہیں جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے پوچھا کہ میاں آج خدا سے کیا کیا مانگا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کیا مانگنا تھا میں نے صرف اتنا کہا کہ اے خدا جو دینِ اسلام حضرت محمد ﷺ دنیا میں لائے اور جس کی آبیاری کیلئے حضرت مسیح موعودؑ دنیا میں تشریف لائے ہیں اس کو دنیا میں پھیلا دے اور سب لوگوں کو اسلام و احمدیت میں داخل فرما تا کہ تیرا پیغام ہم اپنی آنکھوں سے ساری دنیا میں پھیلتے ہوئے دیکھیں۔

۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کی بات ہے جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں خیال آیا کہ اب لوگ طرح طرح کے اعتراض کریں گے اور جماعت کی بہت مخالفت کریں گے اس وقت آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ:

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا''

آپؓ کو تعلق باللہ کا مقام حاصل تھا اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرماتا تھا چنانچہ آپؓ اس سلسلے میں بطور تحدّی فرماتے ہیں:

''میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہو تو آئے اور ہم سے آکر مقابلہ کرے۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دُعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دُعا قبول ہو گی''۔ (الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ابتدائی خلافت کے دور میں جب کہ آپ کے سامنے حاسدوں کا ایک گروہ تھا اور دوسری طرف آپؓ کے متبعین کا گروہ بھی تھا۔ آپؓ نے ان حاسدوں کے لئے کمال چشم پوشی کا سلوک فرمایا۔ مگر ان کے مقابل اپنے متبعین کیلئے شانِ مسیحائی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''کیا تم میں اور اُن میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہارے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے۔ مگر اُن کیلئے نہیں۔ تمہارا اُسے فکر ہے۔ درد ہے۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ لیکن ان کیلئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ (برکات خلافت صفحہ ۵۰ طبع اوّل)

اپنے خداداد منصب عالی کے متعلق فرمان

اپنے خداداد منصب عالی کے متعلق فرمایا:

(اوّل) ''مجھے یقین ہے خدا کے وعدوں پر اور مجھے یقین ہے خدا کی نصرتوں پر اور مجھے یقین ہے کہ ہر وہ شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتا ہے وہ نہیں مرے گا جب تک میری بیعت میں داخل نہ ہو لے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم صلعم کو چھوڑتا ہے وہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ میں اس یقین پر قائم ہوں قرآن مجید کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں حدیث کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں ان رویا کشوف اور الہامات کے ماتحت جو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں میں اس یقین پر قائم ہوں خدا تعالیٰ کی ان کھلی کھلی تائیدات کے ماتحت جو ہر وقت میرے شامل حال ہیں''۔ (الفضل ۲۰ر نومبر ۱۹۳۷ء)

(دوئم) ''میں اس لئے خلیفہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اِسکی خبر دی تھی گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے''۔

سوئم: ایک خطاب میں آپؓ نے فرمایا:

''میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی و ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دین اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا۔ اس کی آواز کو دبا دیا جائیگا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گا وہ ذلیل کیا جائے گا اور رسوا کیا جائے گا۔ وہ تباہ و برباد کیا جائیگا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کیلئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دیگا۔ میں ایک انسان ہوں میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کیلئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے''۔ (الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

تصانیف و تقاریر

حضرت مصلح موعودؓ نے متعدد کتب تصانیف فرمائیں اس کے علاوہ تفسیر صغیر، پھر تفسیر کبیر کا بہت بڑا علمی کارنامہ۔ حضرت مصلح موعودؓ ایک عظیم مفسرِ قرآن تھے۔ اگرچہ قرآن مجید کی تفاسیر دنیا کے مختلف مفسرین نے بھی کی ہیں اور بڑی محنت بھی اس پر کی ہے اور حضورؓ نے ان تفاسیر پر نظر ڈالی آپؓ نے بالکل ان سے ہٹ کر الگ ڈھنگ سے تفسیر کی اور ایسی تفسیر کی جس کو دیکھ کر اور پڑھ کر اپنے تو اپنے دشمن و بے گانے بھی ششدر رہ گئے۔ آپ نے علماء کو تفسیر نویسی میں بھی چیلنج دیا۔ فرمایا ''میں جس سے خدا نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلے میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہو گی''۔ (الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۹۴ء) ایک اور جگہ پر آپؓ فرماتے ہیں:

''اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں۔ (الفضل ۶ر جولائی ۱۹۲۵ء)

اسی طرح آپؓ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا میں بتایا ہے کہ مجھے اس کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا کیا گیا ہے۔ سو آج میں دعویٰ کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں ۲۰-۲۵ سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر دنیا کا کوئی پروفیسر دنیا کا کوئی ایم اے خواہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو۔ خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ منطق کا ماہر ہو۔ خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو۔ میرے سامنے آکر قرآن کریم اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا میں کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں''۔ (الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۶ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی بے لوث خدمات

پیشوایان مذاہب کے جلسے کا انعقاد اس کی ایک کڑی ہے آپؓ نے اس قسم کے جلسے کرنے کا ارشاد فرمایا اور بتایا کہ اس طرح سے ایک ہی اسٹیج سے ایک ہندو ایک مسلمان ایک

باقی صفحہ (19) پر ملاحظہ فرمائیں

تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا

مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب پر بھا کر درویش قادیان ہندی

پیشگوئی کی عظمت

نام مذاہب کی بنیاد وحی و الہام الٰہی پر ہے اور پیشگوئیوں کی بنیاد بھی وحی و الہام رویاء وکشوف الٰہی پر ہے۔ اگر اس بنیاد کو گرا دیا جائے تو پھر کسی مذہب کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ سچا خواب ایک قسم کی وحی ہوتا ہے۔ جو خواب بین اور اس کے مذہب کے صدق و کذب پر بھی دلالت کرتا ہے دراصل اللہ تعالیٰ کے الہام کی تخم ریزی ہر فطرت میں اس لئے رکھی گئی ہے تا کہ ہر فطرت خداوند کریم کے نبیوں کے لئے بطور گواہ کے ہو جائے۔ پیشگوئی میں انسانی علم انسانی طاقت اور انسانی قدرت سے بالا ایسی چیز پائی جاتی ہے جو اپنے اندر ایک خوارق عادت رنگ رکھی ہے۔ ہر پیشگوئی میں اخفا کا پہلو خاص اہمیت کا حامل ہوا کرتا ہے پیشگوئی ''المصلح الموعود'' بیشمار آسمانی نشانات پر مشتمل عظیم الشان پیشگوئی ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو فرمائی۔ اس زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کا کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ نہ ہی جماعت احمدیہ کا کوئی وجود تھا بلکہ آپ کے ساتھ کوئی ایک بھی عقیدت مند نہ تھا۔

پیشگوئی کے اقتباسات

آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔

وبا لہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم و بزرگ و برتر نے جو ہر ایک شے پر قادر ہے (جل شانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔

..... میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں ..... تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو ..... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ..... تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی ..... تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپئے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ سب خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے''

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مقام ہوشیار پور طویلا شیخ مہر علی۔ بحوالہ ضمیمہ اخبار ریاض ہند۔ امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی پسر موعود کے مشتہر ہونے پر مخالفین نے مذاق و تمسخر اڑایا

بزعم خویش آریوں کے نمائندہ ''مامور و رسول'' یکھرام نے پیشگوئی کے ایک ایک فقرہ پر پھبتیاں اڑائیں انہوں نے اپنے رسالہ ''آریہ مسافر'' میں لگاتار بازاری زبان کا استعمال کیا چنانچہ انہوں نے لکھا۔

اس اشتہار میں جو کچھ احقر نے عرض کی ہے حرف بحرف خدا کے حکم سے لکھا گیا ہے اور اس کے حکم سے کسی کو گریز نہیں کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے'' المامور معذور۔

''چونکہ ہم جانب قادر مطلق اس کے افشائے راز پر مامور ہیں اس لئے فقرہ فقرہ کا حسن و قبح ہدیۂ ناظرین کرنے پر مجبور ہیں ..... میں تو باتباع حکم الٰہی عرض کر رہا ہوں ..... بر رسولاں بلاغ باشد وبس''

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹۔ کالم نمبر ا صفحہ ۴۹۶ کالم ا)

پیشگوئی کی الہامی عبارت پر پنڈت لیکھرام کا تبصرہ

اسلامی و ہندو تہذیب کا موازنہ

الہامی عبارت ''اے مظفر! تجھ پر سلام''

پنڈت لیکھرام:۔ الفاظ تو یہ تھے۔ ''اے منکر و مکار۔ تجھ پر آلام''

الہامی عبارت:۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

لیکھرام:۔ خدا کہتا ہے اس رذیل کا نام قادیان میں بھی بہت سے نہ جانیں گے۔

الہامی عبارت: ''میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا''۔

لیکھرام:۔ ''خدا کہتا ہے میں مرزا کی ذریت کو منقطع کروں گا اور نحوست دوں گا''۔

الہامی عبارت: ''تیری ذریت منقلع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی''۔

لیکھرام:۔ آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غائت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا''۔

الہامی عبارت:۔ ''ایسا لڑکا حسب وعدہ الٰہی نو ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا''۔

لیکھرام:۔ ابتک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ پہلے یہ بھی اطمینان ہو گیا کہ نو برس تک آپ اور آپ کی بیوی زندہ رہے گی؟ ہمارا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتایا ہے۔

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹ کالم ایک۔ دو۔ صفحہ ۵۰۰ کالم نمبر ا صفحہ ۴۹۵ کالم ۲)

پیشگوئی کے مشتہر ہونے کے زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عمر ۵۱/۵۲ سال تھی دو خطرناک اعلاج بیماریاں لاحق تھیں۔ پیرانہ سالی اور لاغری میں نو سال مزید میاں بیوی کا زندہ رہنا اور پھر اولاد کا پیدا ہونا پنڈت لیکھرام کی مایوس نگاہوں میں نامکمل امر تھا۔ دوسری طرف اس کے اپنے الہامی دعویٰ کی ''تین سال کے اندر اندر مکمل خاتمہ اور ابد تک کوئی لڑکا پیدا نہ ہونا'' تکذیب پنڈت جی کے لئے ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ بہرحال یہ تقابلی موازنہ اسلامی اور ہندو تو کے نمائندگان میں صدق و کذب کا معیار بن گیا۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب وجیہہ و شکیل فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا کلام سچا ثابت ہوا۔ اور ۱۸۸۹ء میں آپ کی پیدائش ہوئی اور اسی سال باذن الٰہی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ لیکن پنڈت لیکھرام کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک بالکل برعکس ظہور میں آیا۔

''جالندھر میں پنڈت لیکھرام جی کی پتنی لکشمی دیوی کی گود ہری بھری ہوئی اور اسی جگہ ان کو اپنے پیارے پتر کے ویوگ (فوتیدگی) کا دُکھ ملا۔ یہ شائد ۱۸۹۶ء موسم گرما کا ذکر ہے۔

(دیباچہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲ کالم ا)

پنڈت جی اپنے اکلوتے بیٹے کے مرنے کے بعد آٹھ دس مہینے اور ان کی بیوی چھ سات سال زندہ رہے لیکن کوئی اولاد ان کے ہاں پیدا نہ ہو سکی۔ حالانکہ پنڈت لیکھرام اور ان کی شریک حیات تیس سال کی شباب کی زندگی گذار رہے تھے۔ لیکن حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مقابلہ کرنے والے لیکھرام کے ہاں ابد تک کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ عبرت عبرت!!۔

کرمک پروانہ را چون موت می آید فراز
می فتد برشمع سوزان از راہ شوخی وناز

پیشگوئیوں میں ہمیشہ اخفا کا پردہ ہوا کرتا ہے۔ خذکورہ پیشگوئی میں ایک اور عظیم پیشگوئی ''تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا'' مخفی و مستور تھی کیونکہ صفحہ زمین ''قادیان'' پر ایک ایسا انقلابی دور آنا مقدر تھا جس سے قادیان سے حضرت احمد علیہ السلام کا نام مٹنے کے سامان پیدا ہو جانے لازمی تھے چنانچہ خدا تعالیٰ کے قول کی شہادت اس کا فعل دیتا آرہا ہے کہ قادیان اور دنیا سے احمدیت کو مٹانے کیلئے افراد سے لیکر منظم گروہوں اور منظم حکومتوں نے اپنے تمام ذرائع استعمال کئے اور آج تک کئے جا رہے ہیں۔ لیکن قادر مطلق خدا ہر موقعہ پر احمدیت اور قادیان کی حفاظت کرتا چلا آرہا ہے وہ سچا خدا آئندہ بھی جماعت پر انعامات نازل فرماتا رہے گا۔ انشاء اللہ

صفحۂ زمین سے مراد قادیان

ا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الاستفتاء کے ٹائیٹل پیج پر قادیان کو ''قادیان فنجاب الھند'' لکھا گیا ہے ''الاستفتا'' طبعت فی مطبع المکزین فی

قادیان فنجاب الہند ۱۳۲۳ھ

۲۔ ہماری روز مرہ کی پنجابی بول چال میں قادیان کو ہمیشہ قادین بصیغہ مونث کہا جاتا ہے گویا قادیان پنجاب یا قادیں فنجاب ایک ہی بستی کا نام ہے اور یہ صفحۂ زمین بھی ہے۔

قرآن پاک تصانیف اولیاء اُمت اور کتب حضرت امام مہدی علیہ السلام میں علم ابجد کی رو سے بعض حیرت انگیز نشانات و واقعات مضمر پائے گئے ہیں جو اپنے وقت پر رونما ہوتے رہتے ہیں چنانچہ اس علم کی رو سے الہام الٰہی صفحہ زمین سے حتمی طور پر قادیں فنجاب بھی مراد ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

صفحہ زمین۔

ص، ف، ح، ہ، ء، یے، ز، م، ی، ن
90+80+8+5+1+10+7+40+10+50=301

قادیں فنجاب

ق، الف، د، ی، ن، ف، ن، ج، الف، ب
100+1+4+10+50+80+50+3+1+2=301

صفحہ زمین اور قادیں فنجاب کے اعداد ابجد برابر ہیں۔ پس ابجد کی رو سے قادیان اور صفحہ زمین ایک ہی مقام کا نام ہے۔

''قادیان کو خدا نے برکت دی ہے اور یہ ایک انجمن کا ہمیشہ مقام رہے گا۔ (الوصیت صفحہ ۳۱) تاہم اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں اور رازوں کا کسی نے بھید نہیں پایا۔

انقلاب ۱۹۴۷ء

برصغیر ہند کی آزادی کا مژدہ اپنے دامن میں ایک خونی انقلاب لئے ہوئے برپا ہوا۔ جس کا مرکز سرزمین پنجاب اور آخری ٹارگیٹ قادیان ٹھہرے۔

مژدۂ آزاد ہند بھارت میں لایا انقلاب
خون سے رنگین زمین تھی خاص کر ارض پنجاب
سرخیٔ خون خلق سے سرخ تھا یہ مہتاب
تھے ستارے خون افشاں خون افشاں آفتاب

وہ درد اور وہ ماحول ایسا تھا کہ قریب تھا کہ قادیان لازماً احمدیوں سے خالی ہو جاتا کیونکہ ملکی سلامتی و تحفظ سیاسی مصلحت اور پبلک کے متلاطم جذبات اس امر کے متقاضی بن گئے کہ قادیان کی سرحدی بستی مسلم آبادی سے خالی کرالی جائے چاہے احمدی کتنے ہی وفادار شہری کیوں نہ ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کا وعدہ تیرا نام صفحۂ زمین قادیان'' سے کبھی نہیں اٹھے گا'' نہ ہوتا تو یقیناً احمدیوں کا نام نشان قادیان سے مٹ جاتا۔ سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست نے اس دور کی جھلک پیش کی ہے۔

''قادیان میں چند درویش صفت احمدی تھے۔ جنہوں نے اپنے مقدس مقامات کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے ننگ شرافت لوگوں کے ننگ انسانیت مظالم برداشت کئے اور جن کو بلا خوف تردید مرد مجاہد قرار دیا جا سکتا ہے اور جس پر آئندہ کی تاریخ فخر کرے گی'' ریاست دلی ۲ ستمبر ۱۹۵۷ء

☆☆☆☆☆☆

سیدنا المصلح الموعودؓ کے اصلاحی کارنامے

﴿مکرم مولوی سمی شمس الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو غیر معمولی صفات کے حامل ایک فرزند ارجمند کے عطاء کئے جانے کی بشارت دی۔ جس کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرما دیا جس میں آپؑ نے اپنے موعود بیٹے کی بشارت اللہ سے علم پاکر دی اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مصلح موعودؓ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مقررہ مدت کے اندر پیدا ہوئے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے اپنے المصلح الموعود ہونے کا حلفیہ اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی''۔ (الفضل مصلح موعودؓ نمبر ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

''مصلح'' کے معنی اصلاح کرنے والے کے ہیں اور موعود کا معنی وہ شخص جس کے بارے میں وعدہ کیا گیا ہو۔ اس لحاظ سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحبؓ کا ظہور بحیثیت مصلح عالم ہے۔ اور یہ بدیہی بات ہے کہ جس وجود کی بعثت کی غرض دنیا کی اصلاح کرنا ہو۔ اس کی پیدائش کے ساتھ خدا اس میں بعض عمدہ صفات بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ اپنے فطرتی کمالات و استعدادات کے لحاظ سے بہت سی خوبیاں حضرت ممدوح کے اندر عہد طفولیت سے ہی نمایاں ہونے لگی تھیں اور بچپن سے ہی آپ اوصاف ذاتی، خداداد قابلیت، قوت قدام، دوراندیشی، اولوالعزمی، دین کیلئے جانفشانی اور زبردست محنت وغیرہ اوصاف سے متحمل تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمود احمدؓ کی زندگی کے بعض واقعات کی طرف ہم دیکھتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ ایک دفعہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولوی نورالدین صاحبؓ وہاں سے گزرے آپؓ نے بڑے پیار سے پوچھا ''میاں آپ کھیل رہے ہیں؟'' میاں محمود احمدؓ نے فوراً جواب دیا کہ ''بڑے ہونگے تو ہم بھی کام کریں گے'' اس وقت آپ کی عمر صرف چار سال کی تھی۔

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ جب میں حضرت مصلح موعودؓ کو پڑھایا کرتا تھا تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا ہے اور خوابیں آتی ہیں؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور ایک خواب تو روز ہی دیکھتا ہوں کہ میں ایک فوج کی کمان کر رہا ہوں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جب میں نے آپؓ سے یہ خواب سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کسی دن جماعت کی قیادت کریں گے۔

ایک اور واقعہ بھی یہاں درج کرتا ہوں۔ حضرت غلام احمد صاحب واعظؓ ایک بار مسجد مبارک میں رات گزارنے کی غرض سے رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپؓ کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں ایک شخص دیر سے سجدہ ریز ہے۔ اور دُعائیں کر رہا ہے۔ نامعلوم وہ کتنی دیر سے سجدہ ریز ہے۔ اور میں نے وہیں کھڑے ہو کر دُعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص جو بھی دُعا کر رہا ہے اُسے قبول فرما۔ کافی دیر کے انتظار کے بعد اس شخص نے سر اٹھایا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ میاں محمود احمد جو کہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے۔ نماز کے بعد میں نے آپؓ سے عرض کیا کہ میاں صاحب آپ نے اتنی دیر خدا سے کیا کچھ مانگا۔ آپؓ نے جواباً فرمایا۔ مَیں تو صرف ایک ہی دُعا مانگ رہا ہوں کہ الٰہی اسلام کو میرے آنکھوں کے سامنے زندہ کر کے دکھا۔

قارئین کرام! جس شخص کے ذمہ اصلاح خلائق مقدر تھی لازم تھا کہ وہ وجود بھی غیر معمولی ہو۔ ایک کامل مصلح کی تمام علامات بچپنے سے ہی آپ کے اندر پائی جاتی تھیں۔

ایک مقدس عہد

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی اولوالعزمی کا ثبوت اس عہد سے بھی ملتا ہے جو کہ آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے موقع پر کیا تھا۔ فرمایا:

''آپؑ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا... اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟... تو مجھے یاد ہے کہ میں اس وقت ۱۹ سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں کھڑے ہو کر کہا کہ اے خدا! میں تجھ کو حاضر و ناظر جان کر سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا''۔ (الفضل ۲۱ر جون ۱۹۴۴ء)

چنانچہ آپ نے اپنی زندگی کے ہر موڑ پر اس مقدس عہد کو پورا کر دکھایا۔

اصلاحی کارنامے

کامل مصلح کے مختصر سے اوصاف حمیدہ کے بعد اب میں آپؓ کے بعض اصلاحی کارناموں کا ذکر کرتا ہوں۔ آپؓ عالم اسلام، عالم احمدیت اور عالم خلق کیلئے بہترین مصلح ثابت ہوئے۔

چنانچہ اس مبارک وجود نے اعلائے کلمۃ اللہ توحید باری تعالیٰ کے قیام، حمایت اسلام اور آنحضرتؐ کے نام کی سربلندی کے جذبہ سے بھرپور زندگی گزاری۔ آپ نے اپنی تقاریر و تصانیف کے ذریعہ عالم اسلام اور عالم خلق کی اصلاح کے فرائض سرانجام دیئے۔ منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو نمایاں کام علمی رنگ میں سرانجام دیئے ان میں متعدد معرکۃ الآراء تصانیف سرفہرست ہیں۔ چنانچہ ''تحفۃ الملوک'' نواب حیدر آباد دکن کیلئے ''دعوۃ الامیر'' شاہ افغانستان امیر امان اللہ کو تبلیغ کی غرض سے اور ''تحفہ شہزادہ ویلز'' شہزادہ ویلز کے ہندوستان آمد کے موقع پر تصنیف فرمائی۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے ''اندرونی اختلافات سلسلہ کے اسباب'' پر لیکچر دیا تو اس کے جواب میں ۷۰ صفحات پر مشتمل ''القول الفصل'' کے نام سے آپؓ نے کتاب تصنیف فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحیح مقام کی توضیح فرمائی۔ اس پر اعتراض اٹھائے جانے پر معرکۃ الآراء تصنیف ''حقیقۃ النبوۃ'' تصنیف فرمائی اور نبوت مسیح موعودؑ پر ہونے والے جھگڑوں کا جواب دیا۔

پھر ۲۶ فروری ۱۹۱۹ء میں اسلام میں اختلافات کا آغاز'' نام کی کتاب تصنیف فرمائی اور خلافت عثمانؓ پر کئے گئے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے اصل واقعہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا پھر ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ''تقدیر الٰہی'' کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی اور مسئلہ تقدیر کی حقیقت سہل زبان میں بیان فرمائی۔ ۱۹۲۰ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ''ملائکۃ اللہ'' کے نام سے ایمان افروز تقریر فرمائی اور ملائکۃ اللہ کے بارے میں ہونے والے غلط عقائد و من گھڑت کہانیوں کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح ۱۹۲۱ء میں ہستی باری تعالیٰ اور ۱۹۲۲ء میں نجات کے موضوع پر تقریر کی ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' ۱۹۲۴ء میں مذاہب کانفرنس لندن کیلئے تصنیف فرمائی تھی سب کتب فیصلہ کن مضامین سے بھری پڑی ہیں۔

علاوہ ازیں آپؓ نے اکاون سالہ عہد خلافت میں قرآن مجید کے علوم و حقائق کے دریا بہا دیئے۔ آپ کے قلم مبارک سے قرآن مجید کی ایمان افروز تفاسیر شائع ہوئیں جن میں تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر علم تفسیر کا عظیم شاہکار ہیں۔ اور آپ نے اپنی تفسیر کے ذریعہ حقیقت اسلام کو ثابت فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ زندگیوں پر لگائے جانے والے الزامات کو سرے سے دفع کر دیا۔ چنانچہ تفسیر کبیر کے مطالعہ کے بعد متاثر ہو کر مولانا نیاز فتحپوری نے سیدنا مصلح موعودؓ کی خدمت میں یوں مکتوب بھیجا۔

''...اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے....''

(مکتوب محررہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانان ہند کی فلاح و بہبودی کے کاموں پر اور سیاست عالم پر بھی گہری نظر ڈالی۔ ہندو مسلمان فسادات و اختلافات پر بحث فرماتے ہوئے ان کے سامنے بہترین حل پیش فرمایا۔ کمیونزم اور کمیونسٹ نظام کے غلط خیالات و نظریات سے متنبہ کرنے کے بعد ایک نظام نو کی بنیاد ڈالی۔ جس پر آپ کا حق شکریہ ادا کرنا اہل دنیا کیلئے ناممکن ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اور نظام خلافت

حضورؓ کے ۵۱ سالہ بابرکت عہد خلافت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہماری نگاہ سب سے پہلے آپ کے اس عدیم المثال تنظیمی کارنامے پر پڑتی ہے جو نظام خلافت کے استحکام اور مضبوطی سے تعلق رکھتا ہے۔ تاریخ اسلام سے واقفیت رکھنے والے خلافت علی منہاج النبوت کی ضرورت و اہمیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر جماعتی تنظیم و استحکام کی پُرشوکت عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نقطۂ مرکزی ہے جس کے گرد کسی جماعت کا تمام تر روحانی نظام گردش کرتا دکھائی دیتا ہے۔ پھر وہ زمانہ آیا کہ مسلمانوں کی اپنی بدبختی کے نتیجہ میں یہ روحانی نعمت ان کے ہاتھوں سے چھین لی گئی۔ مسلمانوں کی عظمت و عزت رفتہ رفتہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ لیکن قوم کے مفکر لوگوں کے دل میں اس کا احساس ہمیشہ قائم رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا جلیل القدر آسمانی انعام دوبارہ عطا کیا گیا۔ اب یہ خلافت جو کہ دوبارہ محض خدا کے فضل سے عطا ہوئی ہے۔ اس کی مضبوطی اور استحکام اس زمانہ کا اہم تقاضا تھا۔ تاکہ صدر

اسلام کے بعد واقع ہوئے حوادثات دوبارہ نہ آئیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بارہا جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستگی کی تاکیدی ھدایات کرتے رہے۔ چنانچہ ایک نصیحت میں آپ نے فرمایا:

''اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے۔ جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تم پر رحم کرے''۔ (الفضل ۲؍ مئی ۱۹۵۹ء)

حضرت مصلح موعود اور داخلی اور خارجی فتنے

الٰہی سلسلوں کو ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کیلئے اندرونی اور بیرونی فتنوں کا ظاہر ہونا ضروری ہوا کرتا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے بابرکت دور خلافت میں بھی اس قسم کے متعدد فتنے رونما ہوئے۔ مگر حضور کی اولوالعزم قیادت کے طفیل مٹھی بھر افراد جماعت احمدیہ نے ان سب کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

پیغامی فتنہ کے بعد قادیان میں مستریوں نے فتنہ کھڑا کیا۔ اس کے بعد احرار نے اپنا فتنہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف اُٹھایا۔ علاقہ ملکانہ میں شدھی کی تحریک چلی تو دوسری طرف عیسائیوں نے اپنے اقتدار کی غرض سے اسلام اور احمدیت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیں۔ اس کے بعد شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو ابتلاء پیش آیا اور انہوں نے ایک خطرناک فتنہ کھڑا کیا۔ ۱۹۴۷ء میں جماعت کے ایک معتدبہ حصہ کو ھجرت وطن کی ہولناکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مہاجرین احمدیت کے پاؤں ابھی اچھی طرح جمے نہ تھے کہ ۱۹۵۳ء میں پاکستان کی چودہ سیاسی جماعتوں نے الکفر ملة واحدة کے تحت جماعت کے خلاف متحد ہو کر تحفظ ختم نبوۃ کی تحریک چلائی۔ مگر ان تمام مواقع پر جماعت احمدیہ نے اپنے مطاع امام کی قیادت میں خدا داد صلاحیتوں کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔

المصلح الموعودؓ اور جماعت کی اندرونی اصلاح

پہلے تو آپ نے جماعت احمدیہ کی اندرونی اصلاح کیلئے مرکزی نظام کو وسیع و مستحکم کیا۔ اس کے بعد جماعت کے مختلف طبقوں کی مؤثر رنگ میں تربیت، اور مستقبل کی اہم جماعتی ذمہ داریوں کے پیش نظر آپؓ نے ذیلی تنظیمات کا ایک جداگانہ اور عظیم الشان نظام بھی قائم فرمایا۔

احمدی مستورات کی بہترین تربیت و ٹریننگ کیلئے آپؓ نے لجنہ اماء اللہ کے نام سے ذیلی تنظیم قائم فرمائی۔ کیونکہ جماعت کی آئندہ نسل نے ان ہی کی آغوش تربیت میں پروان چڑھنا ہے۔

پھر آج کی بچیوں کو جو کل قوم کی مائیں ہونگی ابتداء سے تربیت یافتہ بنانے کی غرض سے ناصرات الاحمدیہ کے نام سے بچیوں کی ذیلی تنظیم کی بنیاد رکھی۔

اسی طرح جماعت کے صاحب تجربہ بزرگوں کی ایک تنظیم مجلس انصار اللہ کے نام سے اور نوجوانوں کیلئے خدام الاحمدیہ کے نام سے تنظیمیں قائم فرمائیں۔ ان کے علاوہ کل کی قیادت کرنے والے آج کے نونہالوں کی مجلس اطفال الاحمدیہ کے نام سے بھی تنظیم کا آپؓ نے قیام فرمایا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں احرار کی مخالفت کے نتیجہ میں ''تحریک جدید'' کے نام سے شاندار تعمیری منصوبہ کا اجراء فرمایا جس سے جماعت احمدیہ کو برِّ صغیر سے نکل کر بیرونی ممالک میں پھیل جانے کا موقع ملا۔ اور اسی کی برکت ہے کہ آج جماعت احمدیہ دنیا کے ہر متمدن ملک میں موجود ہے۔ وہ بین الاقوامی پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

قارئین کرام سیدنا محمودؓ کے اصلاحی کارنامے اپنے اندر ایک لامتناہی سلسلہ رکھتے ہیں اور ساتھ عدیم المثال بھی ہیں۔ اب تاریخ اسلام میں حضور کا اسم گرامی سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے۔ جسے نہ کبھی فراموش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مٹایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپؓ نے اس خداداد سعادت کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ ۱۹۶۱ء کے موقع پر فرمایا:

''میں اس خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا۔ مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا.... مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا بڑا حصہ کٹ جائے گا جس کو پُر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا''۔ (روح پرور خطاب صفحہ ۱۴،۱۰،۱۶)

آپ کے ان عظیم القدر کارناموں کو دیکھ کر کوئی شخص بھی آپ کی تعریف و توصیف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ کہ حضورؓ کے اس بلند روحانی مقام کی کماحقہٗ شناخت سے ایک طبقہ اپنی بے بصیرتی کے سبب ابھی محروم ہے۔ لیکن یہ صورت حال ہمیشہ نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک وقت لوگوں کی آنکھوں سے پردے ہٹیں گے اور حقیقت پہچان لی جائے گی۔ وَمَا ذالک علی اللہ بعزیز۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

☆☆☆

ایمان افروز وعبرتناک واقعات

(۱) شولاپور میں احمدیت کی دن بدن ہورہی ترقی سے مخالفین احمدیت میں زبردست کھلبلی مچی ہوئی ہے اور یہ مخالفین احمدیت کی ترقی کو روکنے اور احمدیوں کو ذلیل ورسوا کرنے کے لئے روزانہ نئے نئے منصوبے و پراپگنڈے کر رہے ہیں۔

ان مخالفین میں خصوصاً عثمان آباد کی تبلیغی جماعت میں اہم عہدے پر فائز رزاق قہار نامی شخص احمدیت کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے جب اس مخالف کے کان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی خبر پڑی تو یہ نومبائعین کی واپسی کے انتظار میں راستہ میں ہی بیٹھا رہا اور واپس لوٹ رہے نومبائعین و معلمین کرام کو پکڑ کر احمدیت چھوڑنے کے لئے ڈراتے دھمکاتے ہوئے بولا کہ میں بہت جلد تمہارے گاؤں میں لوگوں کو لیکر آؤں گا اور ان احمدیوں کو بھگا کر قادیانیت کا نام ونشان نہ مٹا دیا تو میرا نام رزاق قہار نہیں اس واقعہ کو ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ یہ اپنی گنے سے بھری گاڑی لیکر جارہا تھا کہ اچانک اُس کی گاڑی پر بجلی کا ایک تار ٹوٹ کر گر گیا جیسے ہی یہ شخص اُلجھے ہوئے تار کو ہٹانے کی غرض سے نیچے اُترا تو ایک زوردار کرنٹ اُس کے جسم کو لگا اور احمدیت کو مٹانے کا منصوبہ لیکر وہ اس دُنیا سے رخصت ہوگیا۔

(۲) ابھی حال ہی میں جب مخالفین کے کان میں یہ بات پہنچی کہ امسال بھی شولاپور سے قادیان جلسہ میں بڑھ چڑھ کر لوگوں کی شرکت ہورہی ہے تو ان مخالفین نے احمدیت کی شدید مخالفت شروع کردی اور گلی محلوں میں جا کر لوگوں کو قادیان جانے پر قبرستان میں دفن نہ ہونے دینے اور رشتہ داروں سے بائکاٹ کرانے کی دھمکیاں دیتے ہوئے قادیان کے جلسہ سے روکنے کی کوشش کی اور شولاپور میں تین روزہ صوبائی سطح کا اجتماع کر کے احمدیت کی جڑوں کو اُکھاڑ پھینکنے کا ارادہ لیکر پونا سے آئے مولانا محمد یونس خان صوبائی امیر تبلیغی جماعت مہاراشٹر جن کو 28/10/2000 کو ورڈ قادیانیت پر لمبی چوڑی تقریر ہونا طے تھی کو اچانک ۹ دن قبل ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ احمدیت کو اُکھاڑ پھینکنے کا ادھورا خواب لیکر اس دُنیا سے رخصت ہوگئے۔

(۳) شولاپور میں مجاہد قاسمی نامی ایک مولوی نے یہ قسم کھائی کہ جب تک میں ان قادیانیوں کو یہاں سے بھگا نہ دوں چین سے نہیں بیٹھوں گا اور جہاد کا اعلان کر کے مسلمانوں سے خوب روپیہ بٹورنا شروع کردیا ابھی اس واقعہ کو چند روز ہی گزرے تھے کہ اس مولوی نے اپنے ہی ساتھی کی دفتر جمیعۃ العلماء ہند میں شکایت کردی اپنی شکایت کی خبر سنتے ہی یہ مولوی آگ بگولہ ہوگیا اور اُس نے چوراہے پر کھڑے اس مخالف مولوی مجاہد قاسمی کو جوتوں سے پیٹنا شروع کردیا دو مولویوں میں ہورہی اُٹھا پٹک و جوتے بازی کا تماشا سارے شہر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے بات پولیس تک بھی پہنچ گئی پولیس انچارج نے اس مخالف مولوی سے کہا کہ تمہارے خلاف پہلے بھی کئی شکایات مل چکی ہیں تمہاری وجہ سے یہاں کی فضا خراب ہورہی ہے اس لئے تم جلد یہ شہر چھوڑ کر یہاں سے بھاگ جاؤ اور آئے دن شہر میں ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی وجہ سے جو مسلمان اُس کے حمایتی تھے وہی اب اُس کے مخالف ہوگئے اور بالآخر احمدیت کو شہر سے بھگانے کا ارادہ رکھنے والے اس مولوی کو خود ذلیل ورسوا ہو کر شہر چھوڑنا پڑ گیا۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

مرکزہ میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ امسال بھی ماہِ مقدس رمضان المبارک کے روحانی مائدہ سے احباب جماعت احمدیہ مرکزہ کو بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احمدیہ مسجد میں نماز تراویح کے علاوہ درس و تدریس کا اہتمام بھی رہا۔ احباب وخواتین بڑے ذوق وشوق سے تمام عبادات اور دینی پروگرام میں حاضر ہوتے رہے۔ اس ماہِ مبارک کے تمام خطبات جمعہ ''رمضان اور اسکی برکات'' کے موضوع پر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے فرمان رسول اللہ ﷺ کے مطابق اس ماہِ مبارک میں کثرت کے ساتھ احباب جماعت صدقات وغیرہ کے فرائض خندہ پیشانی کے ساتھ بجالاتے رہے۔ رمضان المبارک کے ۲۹ ویں روزے کے دن بعد نماز عصر مختصر درس کے ساتھ اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ جس میں احباب ومستورات کی سوفیصدی حاضری رہی۔ عید الفطر کی نماز مورخہ 28/12/2000 کو پڑھی گئی۔ نماز عید میں بہت سے ہندو اور غیر احمدی احباب جوزیر تبلیغ ہیں شامل ہوئے۔

الحمد للہ کہ رمضان المبارک اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ ہم سب پر سایہ فگن رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جملہ عبادات کو شرف قبولیت بخشے۔

(فضل حق خان مبلغ سلسلہ مرکزہ)

درخواست دُعا

خاکسار اپنی اور تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ آندھرا کی صحت وتندرستی، مقبول دینی خدمات دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(محمد عبدالستار سبحانی)

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ..... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی مساعی اور رمضان المبارک کے لیل ونہار

یہ اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل واحسان ہے کہ سارا سال جماعت احمدیہ حیدرآباد کو وقتاً فوقتاً خدمت خلق کی توفیق ملتی رہی اللہ کے فضل سے کسی بھی کام کے سلسلہ میں جب بھی کوئی تحریک کی جاتی ہے احباب جماعت لبیک کہتے ہیں۔ خواہ اُس کا تعلق اڑیسہ کے طوفان سے ہو یا مختلف علاقوں کے سیلاب زدگان سے ہو یا جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اسپیشل ٹرین لے جانا ہو یا قادیان میں ایام جلسہ میں ڈیوٹیاں ادا کرنی ہوں۔ ہر موقعہ پر حیدرآباد کے احباب خصوصاً خدام الاحمدیہ ہمیشہ کمربستہ رہتی ہے۔ ابھی حال ہی میں اسپیشل ٹرین لے جانے میں نومبائعین کی خدمت کرنے اور ٹرین کو سیکورٹی مہیا کرنے اور راستے میں نومبائعین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے میں حیدرآباد کی جماعت نے خاص خدمت سرانجام دی ہے۔ ابھی دوران رمضان ۳۰ افراد کے ذمہ ۳۰ مختلف کام سونپے گئے مثلاً مساجد کے اشیاء کی مرمت۔ بیوت الخلا کی تعمیر، غربا میں کپڑے اور اناج کی تقسیم، مساجد کے رنگ وروغن کا کام، کارپٹ اور مصلی کی خریداری وغیرہ وغیرہ جن میں اکثر کام کثیر اخراجات چاہتے تھے تمام احباب نے اپنے خرچ پر تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دئے۔

☆۔ وقار عمل کے میدان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد پیچھے نہیں ہے مسجد احمدیہ مومن منزل میں نماز عید الفطر کے موقع پر بڑے پیمانہ پر وقار عمل کیا گیا جس میں 35 خدام اور 11 انصار نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں مسجد احمدیہ افضل گنج میں بھی بڑے پیمانہ پر وقار عمل کیا گیا جس میں 24 خدام واطفال اور 2 انصار بزرگان نے شرکت فرمائی۔

• رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو بھرپور استفادہ کی توفیق ملی تین حفاظ کرام مکرم حافظ توصیف احمد صاحب، مکرم حافظ محمود الحسن صاحب اور مکرم حافظ اشفاق حسین صاحب بالترتیب مسجد احمدیہ افضل گنج۔ مسجد احمدیہ فلک نما اور مسجد احمدیہ مومن منزل میں نماز تراویح پڑھاتے رہے جبکہ مکرم فضل اللہ عابد صاحب نے مسجد احمدیہ بی بی بازار میں باوجود نامساعد حالات کے نماز تراویح سارا رمضان پڑھائی علاوہ ازیں مکرم امیر صاحب حیدرآباد کی اجازت سے متفرق جگہوں پر بھی باجماعت تراویح کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز فجر کے بعد ملفوظات اور تفسیر کبیر کے درس کا سلسلہ سارا رمضان چاروں مساجد میں جاری رہا۔ احباب جماعت کا زیادہ تر وقت عبادت میں گذرتا خدمت خلق اور انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں بھی احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تراویح کے بعد خاکسار درس حدیث دیتا دوسری مساجد میں مکرم فضل العابد۔ مکرم احمد عبدالکیم صاحب۔ مکرم احمد عبدالباسط صاحب اور مکرم حمید احمد غوری صاحب مسلسل سارا رمضان بعد تراویح درس دیتے رہے۔

آخری عشرہ میں بعض اشخاص نے مسجد احمدیہ افضل گنج اور مسجد احمدیہ فلک نما میں اعتکاف بھی کیا۔

مسجد احمدیہ مومن منزل میں تمام احباب جماعت نے نماز عید الفطر ادا کی۔ خاکسار نے نماز پڑھائی اور خطبہ عید کے بعد دعا ہوئی۔ پردہ کی مناسبت سے تقریباً تمام مستورات عید الفطر کی ادائیگی کیلئے موجود تھیں۔ تقریباً 3500 افراد جماعت اور 500 غیر از جماعت نے نماز عید الفطر ادا کی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کی عبادتوں کو قبول فرمائے۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

ریلیف فنڈ برائے متاثرین زلزلہ صوبہ گجرات

گزشتہ دنوں صوبہ گجرات کے بیشتر مقامات پر آنے والے انتہائی ہولناک اور تباہی خیز زلزلہ کے نتیجہ میں جہاں ہزارہا قیمتی انسانی نفوس اور اربہا روپے مالیت کی املاک کا نقصان ہوا وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے اس دردناک سانحہ نے نہ صرف اہلِ ملک بلکہ تمام عالمی برادری کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چونکہ ایسے اندوہناک قومی سانحات پر بلا امتیاز مذہب وملت تمام آفت زدگان کی بے لوث خدمت کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فرض ہے اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت متاثرین کی فوری امداد کیلئے مرکزی فنڈ سے ۱۰ لاکھ روپے کی رقم ریلیز فرمائی ہے۔ جو بصورت نقدی وامدادی سامان ایک پندرہ رکنی مرکزی وفد کی دستی گجرات بھجوائی جارہی ہے۔ بمطابق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کے جملہ کارکنان مبلغین ومعلمین اور وظیفہ پار ہے طلباء کا ایک ایک دن کا وظیفہ بھی اس غرض کیلئے دفتر محاسب میں قائم کی گئی امانت ''ریلیف فنڈ برائے متاثرین زلزلہ صوبہ گجرات'' میں جمع کرایا جارہا ہے۔ قادیان کے دیگر احمدی احباب بھی اس فنڈ میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر عطیات دے رہے ہیں۔ لہٰذا بمطابق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کے تمام اُمراء وصدر صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس احتیاط اور پابندی کے ساتھ کہ جماعت کے لازمی چندہ جات ہرگز متاثر نہ ہوں مقامی طور پر زیادہ سے زیادہ عطیات وصول کر کے اس امانت میں قادیان بھجوائیں تا مرکزی انتظام کے تحت منصوبہ بند طریق پر صوبہ گجرات کے آفت زدگان کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تربیتی جلسہ لجنہ اماء اللہ کانپور (یوپی)

لجنہ اماء اللہ کانپور نے ۱۰ ستمبر کو ایک جلسہ منعقد کیا اس جلسہ میں کل ۲۱ ممبرات نے شرکت کی تلاوت اور نظم کے بعد مریم بیگم نے کچھ احادیث پڑھ کر سنائیں۔ بعدہ نیلم کوثر نے سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر فرینہ ظفر نے پیشوایان مذاہب کا احترام پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد شاہینہ افروز نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسارہ گلریز بانو کی تقریر ہوئی اور صدر لجنہ کی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (گلریز بانو۔ سیکرٹری لجنہ۔ کانپور)

دُعائے مغفرت

افسوس مکرم جناب عبدالصمد خان صاحب موصی آف کیرنگ مورخہ ۲۰۰۱-۱-۲۰ کو وفات پاگئے۔ موصوف نیک، دیندار، مرکزی نمائندگان کی عزت کرنے والے اور خدمت دین کا بے حد شوق رکھنے والے تھے۔ جھارسوگڑھ میں O.S.A.P. میں صوبے دار رہنے کے دوران موصوف بطور سیکرٹری مال اور بعدہ کٹک O.M.P. میں بطور سیکرٹری مال خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کیرنگ آنے پر موصوف بطور سیکرٹری امور عامہ اور بعدہ بطور آڈیٹر خدمت دین سرانجام دیتے رہے۔ وفات سے تقریباً دو ماہ قبل دل کے عارضہ میں مبتلا ہونے کے بعد موصوف کو کٹک سرکاری ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں موصوف کے Heart کا آپریشن کر کے pacemaker مشین لگایا گیا۔ چند دن ٹھیک رہے اور بات چیت کرتے رہے۔ اچانک مورخہ ۲۰۰۱-۱-۲۰ کی رات کو بعد نصف شب نماز تہجد ادا کرنے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ عابدہ بی بی موصیہ کے علاوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ، اڑیسہ)

ضروری اعلان

خریداران بدر کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مالی سال قریب الاختتام ہے خریداران سے اپنے ذمہ بقایا جات نیز سال رواں کے چندہ اور اعانت بدر کی طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔ احباب اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ Manager Weekly Badr کے نام ارسال کر سکتے ہیں۔ جہاں نمائندگان بدر کی سہولت موجود ہے وہاں نمائندہ بدر کو یہ رقم ادا کی جاسکتی ہے۔

(منیجر ہفت روزہ بدر)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKYA
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd.
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

بقیہ صفحہ: (2)

کبھی آپ دنیا کی کثرت اور اپنی کمی تعداد پر نظر کرتے ہوئے دوسری سکیمیں اور پروگرام بناتے۔ اور تبلیغ کا مہاجال تیار کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ''میں جب رات کو بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہاں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں یہاں تک کہ بعض دفعہ ۲۰۔۲۰ لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر سو جاتا ہوں۔ میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں مگر مجھے اپنے حالات اور اندازوں میں اتنا مزہ آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے۔ ..... آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔ (تقریر ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۱۵۵۔۱۵۴)

تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

''پس ہماری جماعت کو اس عظیم الشان کام کی تکمیل کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اس وقت دنیا کی آبادی سوا دو ارب ہے لیکن ممکن ہے اس کام کی تکمیل تک یہ آبادی تین چار ارب ہو جائے اور ہمارا کام اور بھی بڑھ جائے بہرحال جماعت کی تعداد کو ترقی دینے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہماری نسبت مقابلہ میں کم ہوتی چلی جائے اگر ہم جلد ہی دس کروڑ تک پہنچ جائیں تو پھر بھی دس ارب تک ہمارے ایک ایک آدمی کو سو سو کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پس ہمیں بہت جلد ساری دنیا کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہئے ..... جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کونے کونے میں نہیں پہنچ جاتا اور ایک ایک شخص کو ہم اسلام میں داخل نہیں کر لیتے ہم اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی جان عزت و آبرو سب کچھ لگا دینی چاہئے لیکن اگر ہم ایسا کر لیں تب بھی یہ کام ایک نسل سے پورا نہیں ہو سکتا ..... (خطبہ جمعہ 10.8.58)

''اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے اندر ایسے لاکھوں نمونے پیدا کرے اور اب اگر جماعت لاکھوں کی ہے تو جلد ہی کروڑوں کی ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے کروڑوں سے اربوں تک پہنچا دے اور خدا کرے کہ ہمارے رُشد و اصلاح کے نتیجہ میں سارا پاکستان احمدیت کی تعلیم کو قبول کر لے۔ اور پھر خدا کرے کہ ہندوستان ہمارے رُشد و اصلاح کا اثر قبول کر لے پھر انڈونیشیا اور ملایا قبول کر لیں پھر تمام مصر۔ ایران۔ عراق۔ ترکی۔ جرمنی اور امریکہ قبول کر لیں۔ اور ان سب کی آبادی اگر ملائی جائے تو وہ ایک ارب سے زیادہ ہو جاتی ہے پھر روس کو خدا تعالیٰ اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے دے۔ تو جماعت اربوں تک پہنچ جائے گی صرف دوستوں کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے مگر افسوس ہے کہ جماعت اس طرف پوری توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ اگر سچائی پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اس کی طرف توجہ نہ کریں''۔

(افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمارا میدان عمل بھی کھول کر بتا دیا اس پر عمل کرنے کے طریق بھی سمجھا دئے اور ذمہ داریاں بھی واضح کر دیں۔ اس وقت بھی ہندوستان میں بہت بڑی آبادی حق و صداقت کی پیاسی ہے بہت سے علاقے خشک اور بنجر موجود ہیں۔ انہیں کیلئے آپ نے فرمایا۔

حق کے پیاسوں کیلئے آب بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کیلئے کالی گھٹا ہو جاؤ

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس سال احباب جماعت ہندوستان کیلئے چار کروڑ روحوں کی روحانی پیاس بجھانے کا ٹارگٹ دیا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو کما حقہ بجالاتے ہوئے دعوت الی اللہ کے کام میں لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ پوری دنیا میں حق و صداقت کا بول بالا ہو ☆☆☆

(قریشی محمد فضل اللہ)

جماعت احمدیہ کلکتہ کے رمضان المبارک کے لیل و نہار

رمضان کے مبارک ایام میں مکرم حافظ خالد صاحب نے کلکتہ مسجد میں تراویح پڑھانے کی توفیق پائی اور ہر اتوار کو باجماعت نماز تہجد کا انتظام رہا اس کے بعد تمام احباب مسجد میں ہی سحری کرتے ہر روز علاوہ ہفتہ واتوار کے 20 منٹ کا درس نماز عشاء سے قبل ہوتا رہا۔ اسی طرح بعد نماز فجر دس منٹ کا درس پورے رمضان ہوتا رہا۔ ہر سنیچر اور اتوار شام ۷ سے 7.45 تک ایک اجلاس کا انعقاد ہوتا اس طرح رمضان المبارک میں کل ۱۸ اجلاس ہوئے اور تلاوت نظم کے بعد مقررین مختلف عناوین کے تحت تقاریر کرتے مرد و زن اور بچوں کی حاضری بھی اچھی رہی۔ الحمدللہ۔

25.12.2000 کو افطار سے قبل 45 منٹ کا درس ہوا اور اجتماعی دُعا ہوئی مرد و زن نے افطار میں شرکت کی جس کا جماعتی طور پر انتظام تھا مورخہ 28.12.2000 کو خاکسار نے نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔

(نعیم احمد طاہر مبلغ کلکتہ)

بقیہ صفحہ: (9)

ہے۔ دس ہزار کی ضرورت ہے۔ پھر کہتا ہوں ہوں دس ہزار بھی کچھ نہیں۔ جاوا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ سماٹرا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے چین اور جاپان میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ پھر میں ہر ملک کی آبادی کا حساب لگاتا ہوں اور پھر کہتا ہوں یہ مبلغ بھی تھوڑے ہیں اِس سے بھی زیادہ مبلغوں کی ضرورت ہے یہاں تک کہ بیس بیس لاکھ تک مبلغوں کی تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے۔ دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کر لے۔ لوگ بے شک مجھے شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دیگا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندہ کو کھڑا کر دیگا جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دیگا۔ پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اِس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دیگا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اِس سے پہلے کسی چیز کے متعلق اُمید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں''۔

(الفضل ۲۸/ اگست ۱۹۵۹ء تقریر ۲۸/ اگست ۱۹۴۵ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

مذکورہ بالا پاکیزہ جذبہ اور خیالات عملی شکل اختیار کرنے کی سمت میں بڑھ رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بعد خلافت ثالثہ کا دور گزرا اور اب ماشاء اللہ خلافت رابعہ کا دور چل رہا ہے اور اس بابرکت دور میں تحریک وقف نو۔ تحریک دعوت الی اللہ اور ایم۔ ٹی۔ اے کے قیام کی وسعت کار کا اندازہ لگایا جائے تو ایک لحاظ سے یہ خیال بڑی شان کے ساتھ عملی شکل اختیار کر چکا ہے۔ فالحمدللہ

☆☆☆

بقیہ صفحہ: (13)

سکھ عیسائی اپنے اپنے رشی منی اوتار گورو پیغمبر کی خوبیاں بیان کرے گا چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس پر عمل کیا اور آج تک یہ جاری ہے اس کا بہت فائدہ ہوا اور سبھی مذاہب کے لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے نبی اوتار کی عزت و احترام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کرتے ہیں اور باہمی تضاد کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آفتوں اور مصیبتوں میں بنی نوع انسان کی خدمت

جب بھی برصغیر میں ناگہانی آفتوں کے ذریعہ کسی طبقہ انسانیت کو نقصان پہنچا اور اُن پر مصیبت آئی یا ہندو مسلم فسادات میں نقصان رسیدہ لوگوں کا جانی مالی نقصان ہوا یا نوع انسان کی خدمت کے مواقع پیدا ہوئے تو حضرت مصلح موعودؓ فوری ہدایت دے کر کوشش فرماتے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت انسانیت کی بے لوث خدمت کی جائے ۱۹۵۴ء میں جب مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں تباہ کن سیلاب آیا اُس وقت حضورؓ نے ان سیلاب زدگان کیلئے کھانا، کپڑا اور نقدی وغیرہ انتظام فرمایا جس کا ذکر ۱۲/ ستمبر ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں روزنامہ سنگ بادنے

غیروں کا اعتراف

اخبار ہمدرد دہلی مورخہ ۲۴/ ستمبر ۱۹۲۷ء میں تحریر ہے۔

''ناشکر گزاری ہوگی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اُن کی اُس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کر دی ہیں، یہ حضرت اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جد و جہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سوادِ اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور اُن اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ دربا طن ہیچ دُعاؤں کے خوگر ہیں۔ مشعل راہ ثابت ہوگا۔ جن اصحاب کو جماعت قادیان کے اس جلسہ عام میں جس میں مرزا صاحب موصوف نے اپنے عزائم و طریق کار پر اظہار خیالات فرمایا شرکت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمارے خیال کی تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؒ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
30 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 8/15 Feb. 2001 Issue No: :6-7

گجرات کے زلزلہ زدگان کیلئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ۲۰ لاکھ روپئے کی امداد

ضروری اشیاء اور طبی امداد سے لیس ۲۲ رکنی وفد کی گجرات روانگی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ۲۶ر جنوری کو گجرات میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس سے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بمشکل ۲۰ ہزار لاشیں ملبے سے نکالی جا سکی ہیں جبکہ خبروں کے مطابق ایک لاکھ قریباً ملبے کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ ہزاروں افراد زخمی اور ۳ لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو چکے ہیں کئی دیہات ایسے ہیں جو زلزلے کی وجہ سے صفحہ زمین سے نابود ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنی سابقہ شاندار روایات کے مطابق اس موقعہ پر بھی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خدمت میں اپنی توفیق کے مطابق حصہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں ان مصیبت زدگان کیلئے دُعائیں کرتے ہوئے ۲۰ لاکھ روپئے کی رقم فوری عنایت فرمائی ہے۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ساتھ کے ساتھ آپ کو صورت حال سے آگاہ بھی کیا جاتا رہے چنانچہ حضورِ پُر نور کے ارشاد کی روشنی میں ۲۲ افراد پر مشتمل پہلا وفد محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھجوایا۔ اس وفد میں محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر نگران دعوت الی اللہ گجرات (ناظر نشرواشاعت) مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ، مکرم وحیدالدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم، مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ ہماچل، مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب ایم بی بی ایس ENT سپیشلسٹ، مکرم ڈاکٹر ملک مظفر حسین صاحب MD و چائیلڈ سپیشلسٹ مع عملہ اسی طرح ہومیو پیتھی ڈاکٹر صاحبان کی ٹیم اور رضاکار خدام بھی شامل ہیں۔ اس وفد کے ہمراہ بھاری تعداد میں ایلوپیتھک و ہومیو پیتھک ادویات اور خورونوش کی اشیاء کے علاوہ دیگر اشیاء ضروریہ جیسے کمبل گدے رضائیاں وغیرہ ہیں۔ مورخہ ۲۰۰۱-۱-۱ کو وفد کی روانگی سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ تازہ اطلاعات کے مطابق وفد بھج گجرات میں پہنچ چکا ہے۔ اور دور افتادہ دیہاتوں میں جہاں اس سے قبل ریلیف نہیں پہنچی خدمات کے کاموں میں مصروف ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے چیف منسٹر گجرات کے ریلیف فنڈ میں ڈیڑھ لاکھ روپئے کا عطیہ بھی دیا گیا ہے۔

آمدہ اطلاعات کے مطابق احمدیہ رضاکاران کی ٹیم زلزلہ زدگان کی خدمت میں نہایت مستعدی سے مصروف ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ مختلف جگہوں پر لنگر لگا کر مستحقین کو دو ہفتوں سے کھانا کھلایا جا رہا ہے۔ احمدی ڈاکٹر صاحبان جو مختلف امراض کی اسپیشلسٹ بھی ہیں اپنے اپنے میڈیکل کیمپوں میں مریضوں کا علاج بھی کر رہے ہیں۔ اس تعلق میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ احمدیہ وفد کے اراکین کو ایسے مقامات پر خدمت کی توفیق مل رہی جہاں اس سے پہلے کوئی ٹیم نہیں پہنچی تھی۔

اللہ تعالیٰ وطن عزیز کے ان تمام مصیبت زدگان کی اس مصیبت کو جلد دور فرمائے۔ اور وفد کے اراکین کو توفیق بخشے کہ وہ ہمت و مستعدی سے انسانی خدمت کے اس فریضہ کو سرانجام دے سکیں۔

بقیہ صفحہ: (5)

میرا رب اللہ ہے لیکن جب مشکل پڑے۔ جب مال کھانا ہو کسی کا اس وقت اللہ رب نہ رہے۔ جب کسی سے بد دیانتی کرنی ہو اور کسی کا حق مارنا ہو تو اس وقت رب جھوٹ بن جاتا ہے فرمایا یہ بہت ہی بری بات ہے اور لوگ سمجھتے ہی نہیں اس بات کو۔ فرمایا روزانہ میرے پاس اتنے خطوط جھگڑوں کے آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں یہ لوگ بھی ہیں جو اپنے بھائی بہنوں کا حق مارتے ہیں اور قضا کے فیصلے کی ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ فرمایا اعلیٰ اخلاق والا سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کا حق مارے بلکہ وہ دوسروں کیلئے اپنا حق چھوڑتا ہے۔ فرمایا اس مضمون کو مضبوطی سے پکڑ لیں ربی اللہ جب کہیں تو واقعی رب اللہ ہو۔ حضور نے بقیہ حدیث بیان فرمائی کہ صحابی نے پھر عرض کیا کہ آپ میرے بارہ میں سب سے زیادہ کس چیز کا خوف رکھتے ہیں اس پر حضور نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اس کا حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی زبان کے کرخت تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو اس کے حالات کے مطابق جواب دیتے۔

ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی رضا کی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کی خاص توجہ نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھی اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اور بندہ بسا اوقات اللہ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتا اور یہی اس کو جہنم تک لے جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث حضور نے بیان فرمائی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض دفعہ انسان کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی اس نے پوری طرح چھان بین نہیں کی ہوتی تو اس کے نتیجہ میں آگ میں مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے سے بھی زیادہ دور جا گرتا ہے حضورِ پُر نور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں بھی بار بار اس کی تاکید کی گئی ہے کہ جب کوئی افواہ سنو تو خواہ مخواہ اس کو قبول نہ کر لیا کرو اور اُسے آگے نہ چلا دیا کرو کہ ادھر کان میں افواہ پڑی اور ادھر زبان نے اُسے اچھال دیا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں بدروایتیں پھیلتی ہیں لوگوں کے متعلق۔ اور جھوٹ کے فتنے پھوٹتے ہیں۔

ایک حدیث عقبہ بن عامرؓ سے مروی بیان فرمائی انہوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ نجات کیا ہے آنحضورؐ نے فرمایا اپنی زبان کو روک رکھو اور چاہئے کہ تمہارا گھر تمہارے لئے کفایت کرے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں رہ سکتا جب تک اس کا دل درست اور سیدھا نہ ہو اور اس کا دل سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کے شر اور دکھوں سے محفوظ نہ رہے۔ فرمایا اگر دل گندہ ہو تو زبان سے بھی گندہی پھوٹتا ہے اگر زبان گندی ہو تو ایسے شخص کا دل پاک نہیں ہو سکتا ناممکن ہے کہ دل تو پاک ہو اور زبان گندی ہو۔

ایک اور حدیث حضور نے یہ بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کا امین جانیں۔ فرمایا سچا مومن وہ ہے جس کے تعلق سے لوگ جانیں کہ یہ بد دیانتی نہیں کرے گا۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ فرمایا بھلی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ فرمایا اگر بھلی بات نہیں کہہ سکتے تو چپ رہو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ بری بات منہ سے نکلے گی تو وہ بہت حد تک کسی کو گناہگار بھی کر سکتی ہے۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے وہ بات سکھائیں جو جامع ہو آپ نے فرمایا جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا وہ تیری آخری نماز ہے فرمایا نماز میں جتنی انسان بخشش کی دُعائیں مانگ سکتا ہو مانگ لے کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ نماز سے گناہ دھلتے ہیں۔ باہر جا کر پھر گناہ چڑھ جاتے ہیں۔ فرمایا یہ بہت ہی پیاری نصیحت ہے کہ نماز پڑھو تو ایسی کہ گویا یہ آخری نماز ہے۔

بقیہ حدیث حضورِ پُر نور نے بیان فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے فرمایا کہ لوگوں سے ایسا کلام نہ کر کہ جس کے بعد تجھے معذرت کرنی پڑے۔ اور جو چیز لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے امید نہ وابستہ کر۔ حضورِ پُر نور نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کے ہاتھوں سے اگر انسان کی حرص و امیدیں وابستہ ہو جائیں تو پھر وہ خدا کا نہیں رہتا اور ربنا اللہ پھر سچے دل سے نہیں کہہ سکتا۔

حضرت ابودرداءؓ سے مروی ایک حدیث حضور نے بیان فرمائی کہ قیامت کے دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری اور کوئی عمل نہیں ہوگا۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہونگے جو تم میں سے زیادہ عمدہ اخلاق کے حامل ہونگے اور قیامت کے دن مجھے زیادہ ناپسندیدہ، مجالس کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ بولنے اور بغیر سوچے سمجھے تمسخرانہ انداز میں لمبی لمبی باتیں کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔ حضورِ پُر نور نے فرمایا کہ مذاق تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں بھی تھا مگر بے سوچے سمجھے محض مزاح کی خاطر، ہنسانے کی خاطر لوگوں کی برائیاں بیان کر دینا یہ بہت ہی بے ہودہ عادت ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ایک حدیث حضورِ پُر نور نے بیان فرمائی کہ آنحضور نہ تو فحش کلامی کرتے تھے نہ ہی فحش کلامی سننا پسند کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں۔

ایک اور حدیث حضور نے بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کے بارہ میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا تو آپ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق اور آپ سے ایسے عمل کے بارہ میں پوچھا گیا جو لوگوں کو کثرت سے آگ میں داخل کرنے کا موجب ہوگا تو آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ۔

اس کے بعد حضورِ پُر نور نے اسی مضمون کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات بیان فرمانے کے بعد اپنے بصیرت افروز خطبہ کو ختم کیا۔ ☆☆☆

Composed Composing & Designing By
Khalid Ahmad, Misbahuddin,Ejaz Ahmad